شراب؟

اُمّ الخبائث

محمد عابد رضا مصباحی

ناشر

انجمن غوث الوریٰ سوسائٹی

سنّی مدینہ مسجد، کدل واڑی، پونہ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شراب؟

ام الخبائث

محمد عابد رضا مصباحی

(خادم) حافظ ملت دار الافتاء

امام وخطیب سنی مدینہ مسجد، کدل واڑی، چکھلی (پونہ)

ناشر

انجمن غوث الوری سوسائٹی

سنی مدینہ مسجد کدل واڑی، پونہ

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ

نام کتاب	:	شراب؟ ام الخبائث
مولف	:	محمد عابد رضا مصباحی
طبع	:	۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء
پروف ریڈنگ	:	خود
کمپوزنگ	:	خود/ومولانا مقبول حسین نوری
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت	:	
ناشر	:	انجمن غوث الوری سوسائٹی سنی مدینہ مسجد کدل واڑی، پونہ

رابطہ کا پتہ

محمد عابد رضا مصباحی

امام وخطیب سنی مدینہ مسجد، کدل واڑی، چکھلی (پونہ)62

9860241786,9421192786

ملنے کے پتے

- ☆ رفیق ملت اکیڈمی، بونچی، شیش گڑھ، بریلی شریف
- ☆ انجمن غوث الوریٰ سوسائٹی سنی مدینہ مسجد، کدل واڑی چکھلی پونہ
- ☆ خواجہ بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ٦
- ☆ رضوی کتاب گھر، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ٦
- ☆ دار العلوم اہل سنت، جعفر پور، شیش گڑھ، بریلی شریف

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

شرف انتساب		۴
حرفِ صدر		۵
شراب نوشی کا بھیانک انجام		۸
شراب قرآن کی روشنی میں		۱۶
ایک عبرت انگیز واقعہ		۲۲
شراب احادیث کی روشنی میں		۳۵
شراب کے دنیوی نقصانات		۴۹
تمباکو کا استعمال		۶۵
بجلی سگریٹ		۶۷

ضروری گزارش

میں اپنی اس کاوش کو کسی کے نورِ نظر و لختِ جگر کو نذر کرتا ہوں جو میرا جگر پارہ نہ ہو کر بھی مجھے جان سے زیادہ پیارا تھا، جس کی پیار بھری باتیں دلوں کو لبھاتی تھیں، جس کا من موہنہ چہرا سب کو بھاتا تھا، جو اپنوں اور ہم سائیوں کا یکساں محبوب نظر تھا۔ یعنی لخت جگر طاہر مرحوم محمد جابر خان (اللہ رب العزت اسے اپنی رحمتوں کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے) جو بتاریخ ۲۱ر اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو مرضی الٰہی سے ہمیں تڑپتا اور بلکتا ہوا قید دنیا سے آزاد ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے موجب "الغریق شھید" یعنی ڈوب کر موت کی آغوش میں سمانے والا شہید ہے۔ جس کی تربت سے آنے والی بھینی بھینی خوشبو آج بھی میرے مشام جاں کو معطر کرتی ہے۔ جس کی قبر کی حاضری ایک پدرِ حزیں کے لئے باعث سکون و اطمینان ہے۔ جس کے جانے کا ہمیں بے حد قلق و افسوس ہے مگر رب کی رضا کے آگے سر اطاعت خم ہے ،بس اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

پھول تو دو دن بہارِ جاں دکھلا گئے ☆☆☆ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

قارئین اس بچے کے حق میں صمیم قلب سے بلندی درجات کی دعا کریں۔ اللہ رب العزت اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس پر اپنا کرم خاص فرمائے۔ (آمین)

شریک غم و دعا گو۔ محمد عابد رضا مصباحی

Scanned by CamScanner

شرف انتساب

انسانیت کے محسن اعظم، پیغمبر امن ورحمت، داعیٔ ملت آدم

جناب محمد رسول اللہ ﷺ

کے نام

مضطرب انسانیت کو جن کی تعلیمات کی ضرورت ہے۔

اور آپ کے ان جاں نثاروں کے نام جنہوں نے اسلام کی کشتی کو طوفانوں کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے بعد بھی مسکرائے۔

جلالت العلم ابوالفیض حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے نام، جن کی نگاہ ولایت نے ہزروں افراد کو نا معلوم کتنی سرفرازیاں عطا فرمائیں۔ بالخصوص والدۂ مکرمہ کی آنکھوں کے ان مقدس قطروں کے نام۔ جو وقت سحر آنکھوں سے نکل کر ہمیشہ کے لئے آنچل میں چھپ گئے۔ اور کسی بیٹے کے حق میں مقبول ہو کر اس کی قسمت کا ستارا چمکا گئے۔

نیاز کیش

محمد عابد رضا مصباحی

بروز شنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ

۲۰۱۶/۰۹/۱۷ء

Scanned by CamScanner

حرفِ صدر

از : حضرت علامہ مولانا مفتی صدر الوریٰ صاحب قبلہ قادری مصباحی
استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شراب ام الخبائث ہے جس کے پیٹ سے نامعلوم کتنی برائیاں جنم لیتی ہیں، شراب نوشی سے عقل انسانی پر ایسا سخت اثر پڑتا ہے کہ انسان انسانیت کی تمام حدوں کو پار کر کے جانوروں کی صفت میں داخل ہو جاتا ہے بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے جسے ماں ،بہن، بیٹی کی کوئی تمیز نہیں رہ جاتی۔ شراب نوشی ایسا سنگین و بدترین جرم ہے جس نے انسانی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ شراب کے نشے سے بدمست انسان ایسی گھناؤنی حرکتیں کر بیٹھتا ہے جو انسانیت کے چہرے پر بدنما داغ ہیں، یہ سماجی و اخلاقی برائیوں کا ایسا آتش فشاں ہے جس کے شعلوں سے کتنے خاندان جل کر تباہ ہو چکے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے شراب نوشی پر مکمل طور سے پابندی لگائی ہے اور اسے قطعی طور سے حرام قرار دیا، قرآن کریم کا ارشاد ہے:

"یایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ٥ انما یرید الشیطا ن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلاۃ فھل انتم منتھون۔" (آیت ۹۰/۹۱ سورۃ المائدہ)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام۔ تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے میں تمہارے درمیان

Scanned by CamScanner

عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔ تو کیا تم باز آئے ہو۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں آیات کریمہ میں شراب کی تحریم پر سات دلائل ہیں۔

۱۔ شراب ناپاک ہے اور ہر ناپاک چیز حرام ہے۔

۲۔ شراب نوشی شیطانی کام ہے اور شیطانی کام بہر حال حرام ہے۔

۳۔ اللہ تعالی نے اس سے بچنے اور دور رہنے کا حکم اور جس سے اجتناب اور دور رہنے کا حکم اللہ رب العزت دے وہ حرام ہے۔

۴۔ اللہ تعالی نے "لعلکم تفلحون" فرمایا اور جس چیز سے دور رہنے میں فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہو اس کا ارتکاب کرنا حرام ہے۔

۵۔ شیطان شراب اور جوا کے ذریعہ مسلمانوں کے درمیان عداوت و بغض ڈالنا چاہتا ہے اور جو چیز مسلمانوں کے درمیان بغض و عناد کا سبب بنے وہ بھی حرام ہے۔

۶۔ شیطان ان دونوں کے ذریعہ ذکر الٰہی اور نماز سے روکتا ہے اور جو بھی چیز ذکر الٰہی اور نماز سے شیطان کے روکنے کا سبب بنے وہ بھی حرام ہے۔

۷۔ اللہ تعالی نے "فھل انتم منتھون" فرمایا یعنی اس سے باز رہو اور جس چیز سے باز رہنے کا حکم ہو وہ بھی حرام ہے۔

محدث مکی حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ان سات وجہوں پر آٹھویں وجہ کا اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شراب کا بیان بتوں کے ساتھ ہوا چنانچہ فرمایا: "انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الخ" اور جو چیز کفر سے ملی ہو کم از کم وہ حرام ہوگی، اس لئے وارد ہے: شارب الخمر کعابد الوثن و شارب الخمر کعابد اللات والعزیٰ.

شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے اور شراب پینے والا لات و عزیٰ پوجنے والے کی طرح ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح باب بیان الخمر وشاربھا ۷/۲۱۶)

Scanned by CamScanner

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس لوگوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۔ شراب بنانے والا ۲۔ بنوانے والا ۳۔ پینے والا ۴۔ اٹھانے والا ۵۔ جس کے پاس اٹھا کر لائی جائے ۶۔ پلانے والا ۷۔ بیچنے والا ۸۔ اس کے دام کھانے والا ۹۔ خریدنے والا ۱۰۔ جس کے لئے خریدی جائے۔

(جامع ترمذی ۱/۱۵۵ باب ما جاء فی بیع الخمر والنهی عن ذالک)

احادیث نبویہ میں جا بجا شراب نوشی کی حرمت کا واضح طور پر بیان موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صالح انسانی معاشرے میں شراب نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اور کوئی بھی سلیم الطبع انسان اسے پینا گوارہ نہیں کرتا۔

زیر نظر کتاب (شراب ام الخبائث) میں شراب نوشی کی تباہ کاریوں اور اس کے بھیانک اثرات کو بڑے واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شراب نوشی کی وجہ سے آئے دن جو انسانیت کو شرم سار کرنے والے واقعات رونما ہو رہے ہیں اخباروں کے حوالے سے انہیں بھی بیان کر دیا گیا ہے تا کہ نسل انسانی اس کی تباہ کاریوں سے آگاہ رہے۔ پھر کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی حرمت کو واضح کیا گیا ہے۔

یہ کتاب محب گرامی وقار حضرت مولانا مفتی محمد عابد رضا مصباحی زید مجدہ کی ایک قلمی کاوش ہے، جو جواں سال متحرک عالم دین ہیں، سنی مدینہ جامع مسجد کدل واڑی پونہ کے خطیب وامام ہیں ساتھ ہی ساتھ حافظ ملت دار الافتا میں فقہ وافتا کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالی کتاب کو مقبول انام بنائے اور صاحب کتاب کو مزید دینی علمی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حضرت علامہ) محمد صدر الوریٰ قادری مصباحی

خادم تدریس جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۳۸ھ/ ۲۶ر اکتوبر ۲۰۱۶ء

Scanned by CamScanner

شراب نوشی کا بھیانک انجام

اسلام سمیت دینا کے لگ بھگ تمام مذاہب نے شراب نوشی کو غلط کہا، اس کی مخالفت کی۔ مگر اقوام عالم اس کی لرزہ خیز ہلاکتوں سے تڑپنے کے باوجود اس مہلک میں مرض مبتلا نظر آرہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دیگر مذاہب نے اسے غلط تو کہا، مگر اس سے محفوظ رہنے کے لئے جس بنیادی حصار کی ضرورت تھی۔ وہ دنیوی قومیں قائم نہ کرسکیں۔ جس کا سیدھا اثر یہ ہوا کہ قومیں شراب کی نحوست سے اپنا دامن نہ بچاسکیں اور اس بلا کی موج ہلاکت میں پھنس کر تباہ ہوگئیں، یا تباہی کے دہانے تک پہنچ گئیں۔ جس کا مشاہدہ قوم وملت نے صدیوں سے کیا اور آج بھی جاری ہے۔

اسلام مذاہب عالم میں وہ تنہا مذہب ہے جس نے انسان کو اس ہلاکت خیزی سے کامل نجات عطا کی ہے۔ اس نے مسلمانوں کے گرد ایسی حصار حفاظت کھینچی جس کو مسلمان پھلانگنے کی کبھی جرات نہیں کرسکتا۔ اگر کرے تو خدائی قوانین کا مجرم اور اس کے عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس مذہبِ مہذب نے قوم کو پہلی مرتبہ یہ سبق پڑھایا کہ شراب تمام برائیوں اور جرائم کی ماں اور ام الخبائث ہے۔ اس کو بہت سی مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ شراب سے بچنے کا صاف وظاہر مطلب ہے کہ انسان اب ہر قسم کی برائی، پلیدی، گندگی سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ جب اس نے اپنی عقل کو محفوظ کرلیا گویا سب کچھ سلامت کرلیا۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ انسانی معاشرے میں شراب پی اور پلائی جاتی رہی ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی تاریخی سچائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کو اس برائی سے نجات دینے کے لئے انبیاء ورسل علیھم السلام اور مصلحین مسلسل جدوجہد کرکے اس کی خباثتوں، نجاستوں، گناہوں اور نقصانات سے باخبر اور آگاہ کرتے رہے۔ جدید تحقیقات اور ریسرچز اس کی تباہ کاریوں اور ضرر رسانیوں (Side.Effects) اور اس سے لاحق ہونے والے

Scanned by CamScanner

مہلک امراض سے انسانوں کو آگاہ کرتے رہے ہیں۔ مگر ساری کوششوں اور ہزار ہا جتن کے باوجود آج تک اس کے لئے کوئی مستقل حل تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ دور جدید میں شراب کو دنیوی قوموں نے اپنی حیات کا جز اور معاشرے میں فیشن بنا کر شامل کر لیا ہے۔ گویا اس گناہ کو ان عقل وخرد سے نابلد قوموں نے اس قدر فروغ دیا کہ اب اس سے بچنے کی ہزار کوششوں کے باوجود انسان کا بچنا ناممکن سا ہو گیا ہے۔ مغربی اقوام اس برائی کو اپنی تہذیب کا حصہ اور دلیل اعزاز بنائے ہوئے ہیں۔ جس طرح آج ان کا مہذب شمار کئے جانے والا معاشرہ اس کو اپنائے ہوئے ہے قدیم معاشرہ بھی اس کا دل دادہ تھا۔

اگر آپ قدیم تواریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ شراب قدیم عربی تہذیب کا حصہ اور اس معاشرے کا جز لاینفک تھی۔ اور صرف عربوں ہی کی کیا خاصیت بلکہ یہ برائی کے مشغلے ساری روئے زمین پر پھیلے ہوئے تھے۔ ہندی تہذیب، مغربی تہذیب، یونانی تہذیب، رومی تہذیب، اسرائیلی اور مسیحی تہذیبیں جنہیں اللہ تعالی کی جانب سے انبیاء کا گروہ رشد و ہدایت کے لئے ملا، وہ قومیں اس تباہی سے نہ صرف تباہ و برباد ہوئیں بلکہ ان کے رگ و ریشے میں یہ مہلک برائی سما گئی۔

یہ صرف پیغمبر اسلام حضور رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز تھا کہ جہاں دیگر قوموں میں انبیاء کرام کی تعلیمات کے دھندلے نقوش نظر آتے ہیں۔ وہیں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک اعلان پر ان کے جاں نثار نہ صرف اس برائی سے بچ گئے ہیں، بلکہ اب نفرتوں کا عالم یہ کہ انہوں نے شراب کے لوازم کو بھی اپنے گھروں اور بستیوں سے دور پھینک دیا۔

دور حاضر میں شراب اور نشے سے دنیا بھر میں ہلاکت خیزی کی ایسی وبا پھیلی ہوئی ہے جس کی تباہ کاریوں سے دنیا کانپ اٹھی ہے۔ جس نے دانشورانِ قوم وملت کو پھر اس بات پر غور وخوض کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ قائدین قوم اس پر اپنے اپنے اعتبار سے پابندی عائد کر رہے ہیں۔ مگر ہزار جتن کے باوجود سوائے ناکامی کے کچھ ہاتھ نہیں لگ رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال پچاس لاکھ لوگ صرف اور صرف تمباکو نوشی کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ جب کی چھ لاکھ لوگ جو تمباکو وغیرہ کا استعمال تو نہیں کرتے مگر تمباکو نوشی کرنے والوں سے میل جول کی وجہ سے ان کی زد میں آنے کی وجہ سے موت کی ابدی نیند سو جاتے ہیں۔ جب کہ شراب اور دوسری منشیات سے مرنے وہلاک ہونے والے اس کے علاوہ ہیں۔ (اخباری رپورٹ)

عالمی یوم تمباکو کے موقع پر چنئی میں منعقدہ سیمینار میں مفکرین نے کہا: تمباکو سے ہونے والی بیماریاں دنیا میں صحت کے لئے بہت بڑا عوامی خطرہ ہیں۔ کیوں کہ ہر چھ سیکنڈ میں ایک شخص تمباکو سے متعلق بیماری سے مرجاتا ہے۔ یعنی ہر سال تقریباً ساٹھ ٦٠/لاکھ افراد صرف تمباکو کے استعمال کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔

عالمی تنظیم صحت (W.H.O) کا کہنا ہے کہ تمباکو کا استعمال پورے جنوب، مشرق ایشیاء خطہ میں صحت کے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ہر سال یہاں تیرہ ١٣/لاکھ افراد اس کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ یعنی ہر گھنٹہ میں ڈیڑھ سو اموات واقع ہوتی ہیں۔

ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کی ڈبیہ پر "تمباکو جان لے لیتی ہے" کا پیغام چھپا ہوتا ہے، مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ تمباکو کو کھانے سے روکنے کے لئے نفسیات کو نشانہ بنا جائے۔ اس کے لئے تمباکو کے پیکٹ بالکل سادہ بے رنگ ہونے چاہئے اور اس کو لازم قرار دینا چاہیئے۔

انہوں نے مزید کہا: کہ جائزوں سے پتہ چلا ہے کہ پیکٹ کے پرکشش نہ ہونے سے تمباکو کی خواہش بہت کم ہو جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امیر ممالک میں سگریٹ پینے والوں کی شرح بہت کم ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ تمباکو کی کمپنیاں ترقی پذیر ممالک کے بازاروں پر زیادہ انحصار کررہی ہیں۔ جن میں خاص طور پر برصغیر ہند اور جنوبی ایشیاء کے دیگر ممالک شامل ہیں۔ (اخباری رپورٹ)

ہمیں ڈاکٹر صاحب کے نظریات سے اتفاق ہے کہ نہیں یہ الگ بات ہے۔ مگر اتنا

Scanned by CamScanner

ضرور عرض کرتے چلیں کہ اگر انہوں نے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے بیان کا تجزیہ کیا ہوتا تو ان کے یہ نظریات بالکل نہ ہوتے جواب ہیں۔ اس لئے کہ اسلام دنیا میں وہ واحد مذہب ہے جس نے نفسیات پر مضبوط بند باندھا ہے۔ اس کا پیروکار اس چیز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا جس کو اسلام نے منع فرمادیا۔ ان کا یہ قول کئی اعتبار سے کمزور ہے۔ کیوں کہ انسانی طبیعت کو بدلنا اور اس کے نفس کو قابو میں کرنا یہ کسی بھی چیز کا اصل علاج ہے۔ کیوں کہ اسلام نے جب سے شراب ونشہ کو حرام قرار دیا ہے، اس دور سے لے کر آج تک مسلم معاشرے میں ''شرابی'' ہونا بہت بڑا جرم اور گنہ سمجھا جاتا۔ اسی وجہ سے اسلامی معاشرہ اس لعنت سے بڑی حد تک محفوظ ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی کیا ہے۔

مشہور مستشرق ولیم میور لکھتا ہے:

''اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مئے کشی میں جیسا وہ کامیاب ہوا ہے، دنیا کا کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔'' (ص۵۲۱/لائف آف محمد۔ بشکریہ راشٹریہ سہارا، ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء)

لندن میں چرچ کانگریس کے ایک اجلاس کے موقع پر ایک ممتاز پادری ''اسحاق ٹیلر'' نے کہا کہ، دنیا میں انسداد مے نوشی (شراب نوشی کو ختم کرنے والی) کی سب سے بڑی انجمن خود اسلام ہے۔ بر خلاف اس کے کہ ہماری یوروپین تجارت کے قدم جہاں جہاں پہنچتے جاتے ہیں۔ مے نوشی اور بدکاری اور لوگوں کی اخلاقی پستی بڑھتی ہی چلی جاتی۔ مغرب میں جگہ جگہ شراب نوشی میں اعتدال کی تبلیغ کرنے والی انجمنیں قائم ہیں۔ سروے کرنے والے میڈیکل ادارے ہیں، جو شراب کے نقصانات اور مضر اثرات کے اعداد وشمار شائع کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی شراب نوشی میں کمی نہیں آرہی ہے، چنانچہ اس بارے میں مذہب اور روحانیت ہی موثر کردار کر سکتے ہیں اور ان میں بھی اسلام یہ کردار سب سے بہتر اور احسن طور پر ادا کر سکتا ہے۔ (اخباری رپورٹ)

محققین نے شراب اور تمبا کو جیسے دوسرے نشوں کو ذہن میں رکھ کر جب ان لوگوں کی

Scanned by CamScanner

پڑھائی لکھائی کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جو نوجوان کسی بھی طرح کا نشہ کرتے ہیں ان کی ذہنی صلاحیت زیادہ نشو نما نہیں پاتی ہے۔اور بات صرف اتنی ہی نہیں بلکہ محققین اس نتیجے تک پہونچے کہ ان نوجوانوں نے جتنا زیادہ نشہ کیا ان کی ذہنی صلاحیت اتنی ہی خراب ہوتی گئی۔اور خاص بات یہ ہے کہ جب ان لوگوں نے نشہ کرنا بند کر دیا اس کے باوجود بھی ان کی ذہنی صلاحیت ترقی نہ کر سکی۔

محققین کا کہنا ہے کہ کبھی کبھی اس کا اثر انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔کئی سال تک مسلسل شراب کے استعمال سے جسم کے اندر ہلاکت خیز مواد پیدا ہو جاتا ہے۔جب انسان کے اندر یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو ویٹامن اور ضروری تغذیہ کا دورانیہ خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے انسان موت کے بالکل قریب ہو جاتا ہے۔لمبے عرصے تک شراب پینے سے جسم ودماغ کو ویٹامن بی (Vitamin.b1) نہیں ملتا جس سے خطرناک امراض پنپنے لگتے ہیں۔اور دماغ میں الکوہل کے اثر سے ڈپریشن کا مرض پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

موجودہ (۲۰۱۶ء) امریکی صدر بارک اوبامہ کے مطابق ’’نشہ سڑک حادثات سے زیادہ انسانوں کی جانوں کو لیتا ہے‘‘۔ان کا ماننا ہے کہ افیون اور کوکین اور دگر منشیات کا استعمال ہر سال ہونے والے سڑک حادثات سے زیادہ انسانی جانوں کو تلف کرتا ہے۔اور فکر کی بات یہ کہ یہ شرح اموات دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔جس کے لئے حکومت موئثر قدم اٹھائے گی۔(راشٹریہ سہارا، مئی ۲۰۱۶ء)

دنیا بھر میں شراب کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔احتجاج ہو رہے ہیں۔حکومتیں پریشان ہو کر اس پر بند باندھنے کی ناکام کوششیں کر رہی ہیں۔مگر ناکامی کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہیں آرہا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دور میں شراب تجارتی منافع کا ایک بہترین ذریعہ اور حکومتی آمدنی کا منبع بن چکی ہے۔جس کو دنیوی حکومتیں کسی حال میں کھونا نہیں چاہتی ہیں۔افسوس ہے حکومتوں کی اس منفی سوچ پر کہ ایک طرف تو دھڑلے سے شراب ودگر منشیات کی تجارت کی جارہی ہے۔دوسری طرف دنیاوی حکومتیں ایک خطیر رقم جو اس منافع سے کہیں

زیادہ ہے۔ شراب اور نشہ سے ہونے والے نقصانات اور برائیوں پر خرچ کر رہی ہیں۔ جس کا سیدھا اثر غریب انسانوں کی جیب اور صحت پر پڑ رہا ہے۔ اس لئے کہ شراب ایک ایسی سماجی برائی ہے جو عام اور غریب طبقے کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب سے سب سے زیادہ متاثر غریب اور نادار طبقہ ہوتا ہے۔ آج اخبارات ورسائل کے ذریعہ تھوک کے بھاؤ شراب سے مرتے ہوئے غریب عوام کی خبر پڑھ کر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ جو غریب عوام شراب کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے گئے، ان کے کنبہ کی کیا حالت ہوتی ہے؟ اس کا اندازہ حکومت کے وہ نمائندے نہیں لگا سکتے ہیں جو ایک ایک ووٹ کے لئے عوام کو کثرت سے شراب پلاتے ہیں۔ اور یہ غریب بغیر انجام سوچے مفت کی موت کو اپنے حلق سے نیچے انڈیل لیتے ہیں۔ اس کا بھیانک انجام تو ان لوگوں سے پوچھا جائے جس کا جوان بیٹا اس شراب کی وجہ سے مر گیا۔ اس ماں سے پوچھا جائے جس کے بڑھاپے کا سہارا چھن گیا۔ اس بیوہ پوچھا جائے سے جس کا شریک حیات اس کو بیوگی کی حالت میں چھوڑ گیا۔ ان بچوں سے جن کے لئے دو وقت کی روٹی کا انتظام کرنے والا باپ داغ یتیمی دے کر چلا گیا۔ اور پورا کنبہ تباہ و برباد ہو گیا۔

شراب انسان کو کس طرح برباد کرتی ہے اس کی ایک بھیانک اخباری رپورٹ بھی پڑھیں:

’’شراب خاندان کو کس طرح تباہ کر دیتی ہے، یہ منظر پیر جری پٹکا (مہاراشٹر) میں نظر آیا۔ شراب کے نشے میں مدہوش ایک باپ اپنی آنکھوں کے سامنے ہی اپنے بیٹے کو گھر میں پھانسی لگانے سے نہیں روک سکا۔ اور بیٹے کی موت ہو گئی۔ بتاتے چلیں کہ بیٹا چار دن سے بیمار تھا اور باپ دوا لانے کے بجائے شراب لا کر پی رہا تھا۔ واقعہ کے دن بیٹے نے باپ سے کہا کہ آپ کے پاس شراب پینے کے لئے پیسے ہیں اور دوا کے لئے نہیں؟ اس پر باپ نے طیش میں آکر کہا: تیری طبیعت ٹھیک نہیں تو گولی کھا کر سو جا۔ یہ سن کر باپ کی آنکھوں کے سامنے بیٹے نے پھانسی کے پھندے پر لٹک کر خودکشی کر لی۔ نشہ نے باپ کو اس لائق بھی نہ چھوڑا کہ بیٹے کو موت سے بچا سکے۔ اور اپنی لڑکھڑاتی آواز میں جب تک کہ

Scanned by CamScanner

پڑوسیوں کو آواز دی بیٹا دنیا سے جاچکا تھا‘‘۔(جولائی ۲۰۱۶ء// راشٹریہ سہارا)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی دیکھتے چلیں کہ شراب اور منشیات کا زہر انسان کو کس قدر اندھا بنا دیتا ہے۔رشتوں کا پاکیزہ ماحول کس طرح پامال ہوتا ہے۔انسان کو اگر کسی چیز سے سب سے زیادہ محبت ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہے۔کہ انسان اپنی اولاد کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔اپنے بچوں کی صحت اور تندرستی اور ان کے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرتا ہے۔مگر شراب ان ساری قرابتوں کو مٹا دیتی ہے۔بلکہ شراب کے نشہ میں انسان اتنا اندھا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی اسی پیاری اولاد کے خون کا پیاسا ہوجاتا ہے۔آئیے اس کے مشاہدے کے لئے یہ خبر پڑھیں۔

’’شراب کے لئے پیسے کے تنازعہ میں باپ نے اپنے بیس سالہ بیٹے کو لوہے کی راڈ سے وار کرکے اس وقت مار ڈالا جب وہ گہری نیند میں تھا۔معلومات کے مطابق موکاڈی کھاپا گاؤں (مہاراشٹر) میں مزدوری کرنے والا مجرم ’’جیندر سر نگت‘‘ شراب پینے کے لئے بیوی اور بیٹے سے پیسوں کا مطالبہ کرتا اور گھر میں ہمیشہ جھگڑا لگا رہتا تھا۔ایک رات ہمیشہ کی طرح باپ نے بیٹے سے شراب کے لئے پیسوں کا مطالبہ کیا اور نہ ملنے پر گھر والوں سے خوب جھگڑا کیا۔اور جب رات میں بیٹا سوگیا تو شراب کے لئے پیسہ نہ ملنے کی وجہ سے مشتعل باپ نے گہری نیند میں سوئے ہوئے بیٹے کے سر پر لوہے کی راڈ سے حملہ کرکے موت کے گھاٹ اتار دیا۔اور ماں جب بیٹے کی حفاظت کے لئے آگے بڑھی تو اس کو بھی شدید زخمی کردیا۔معلوم ہوا کہ بیٹا کافی ذہین اور پڑھنے میں کافی ہوشیار تھا۔مگر شراب کی نحوست نے بھرے گھر کو چند منٹوں میں جہنم بنا دیا۔بیٹا موت کی نیند سوگیا۔بیوی شدید زخمی اسپتال میں زیر علاج۔اور باپ ہمیشہ کے لئے قید کی مصیبتوں میں مبتلہ ہوگیا۔یہ ہے شراب اور نشہ کی کرم فرمائیاں۔(راشٹریہ سہارا/۲۸/اگست ۲۰۱۶ء)

اس سے بھی بھیانک ایک اور خبر پڑھیں کہ ایک ۵۸ سالہ شرابی باپ نے اپنی ۱۸ سالہ نابینا بیٹی کو اپنی ہوش کا شکار بنایا۔

Scanned by CamScanner

اخبار لکھتا ہے۔تین سال پہلے اس کے ایک بھائی کی موت ہوجانے کے بعد اس کے باپ کو شراب کی لت لگ گئی۔اس کی ماں سلائی کر کے گھر چلاتی۔وہ جمعرات کی صبح بیٹے کے ساتھ مارکیٹ میں سامان فروخت کرنے چلی گئی۔گھر پر نابینا بیٹی اور باپ ہی تھے۔ دوپہر میں باپ نے شراب پی کر جب بیٹی کو اکیلی دیکھا تو اس کی عصمت دری (Rape) کی اور بتانے پر جان سے مارنے کی دھمکی دی۔(راشٹریہ سہارا ۱/۴ ستمبر ۲۰۱۶ء)

یہ ایک گھر کی کہانی ہے جب کہ دنیا میں ایسے ہزاروں افراد آپ کو مل جائیں گے جو اس لعنت میں پھنس کر اپنا سب کچھ برباد کر کے نان شبینہ کے لئے لوگوں کے دروں پر کھڑے ایک ایک لقمہ کے لئے ان کی پھٹکار سن رہے ہیں۔

افسوس کی جگہ ہے کہ جس تیزی سے نئی نسل میں منشیات کا استعمال بڑھ رہا ہے یہ یقیناً قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔اس لعنت کی وجہ سے جہاں گھروں کا چین وسکون چھن رہا ہے وہیں گھروں کی عفت وعصمت بھی محفوظ نہیں رہی ہے۔آئے دن بھائی بہن، باپ بیٹی، و دگر رشتہ داروں کے درمیان جو کہ بڑے مقدس سمجھے جاتے ہیں، ناجائز تعلقات سننے میں آرہے ہیں۔جس سے مہذب معاشرہ لرزاٹھا ہے۔اور آنے والے بھیانک دور کو سوچ سوچ کر پریشان ہورہے ہیں۔

یہ ایک غیر طبعی حالت ہے جس کو ایک دن بھی باقی نہیں رہنا چاہیئے۔یہ عہد کسی زمانہ اور دنیا کے کسی حصہ میں بھی زندگی کی صلاحیت اور باقی رہنے کا استحقاق نہیں رکھتا۔یہ اسی وقت باقی رہ سکتا ہے، جب لوگ حالات سے بے بس اور مجبور ہو گئے ہوں یا بے داری اور شعور کی دولت سے محروم ہو چکے ہوں۔اوران کی زندگی دم توڑ چکی ہو۔

کسی قوم کے لئے سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ وہ صحیح شعور سے خالی ہو۔ ایک ایسا معاشرہ جو ہر طرح کی صلاحیتوں کی حامل ہو اور دینی ودنیوی دولتوں سے مالا مال ہو، لیکن اس کو نیک وبد کی تمیز نہ ہو۔اب اس کا مقدر صرف اور صرف ہلاکت اور تباہی ہوگا۔ اور اے غافل انسان! آگاہ اور باخبر ہو جا کہ شراب ونشہ ان تمام برائیوں کی ماں ہے۔

Scanned by CamScanner

شراب؟ قرآن کی روشنی میں

لك الحمد يا الله۔ والصلوة والسلام عليك يا رسول لله

اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے ساری مخلوق پر شرف وبزرگی عطا فرمائی اور اسے اپنے قوانین کا پابند بنا کر اس پر ذمہ داریاں عائد کردیں۔ایک انسان کے لئے بحیثیت انسان یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کے احکام کی پابندی کرے اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھے۔اگر بندہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا، قوانین خداوندی کا مجرم ٹھہرے گا۔ ایسا شخص اللہ کا محبوب نہیں بلکہ نافرمان ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالی قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

"ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين" (آیت ۲۲۲/البقرہ)

بے شک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

(کنز الایمان)

طہارت اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔انسان کو جسمانی اور روحانی دونوں طہارت کا حکم دیا گیا۔ نہ یہ کہ وہ گندگی وپلیدی اور ناپاک چیزوں میں ملوث ہو کر جسم وروح دونوں کو گندہ کرلے۔ جب کہ شراب ایسی بری بلا ہے کہ انسان کے جسم وروح دونوں کو پراگندہ کردیتی ہے۔ جب کہ معراج انسانی یہ ہے کہ وہ دونوں اعتبار سے صاف ستھرا ہو کر اللہ کا مقرب ومحبوب بندہ بن جائے۔

شراب اسلام میں حرام ہے قرآن مقدس میں اس کو نجس قرار دیا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

"یایها الذين اٰمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون ہ انما يريد الشيطا ن ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء فی الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن

Scanned by CamScanner

الصلاۃ فھل انتم منتھون." (آیت ۹۱/۹۰ سورۃ المائدہ)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام۔ تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر دشمنی ڈلوادے، شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔ تو کیا تم باز آئے؟۔

مذکورہ آیت میں اللہ رب العزت نے خمر، میسر، انصاب، ازلام، کی حرمت کا ذکر کیا ہے۔ اور واضح فرمایا ہے کہ یہ تمام چیزیں حرام ہیں، کوئی بھی ذی ہوش وذی شعور انسان ان کے قریب تک نہیں جاسکتا۔ اور پھر مسلمان؟ اس کی شان تو یہ ہونی چاہیئے کہ یہ میرے رب کی حرام کردہ چیزوں میں سے ہے، میں اپنے ذہن ودماغ میں بھی اس کا تصور نہیں لاسکتا۔

مذکورہ بالا آیت میں تسلسل کے ساتھ چار چیزوں کا ذکر ہے، جو اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ ان چاروں کی حرمت کا حکم بھی قریب قریب ہے۔ یہ چاروں کیا ہیں؟ آیئے پہلے ان کے بارے میں جانیں۔

انصاب: انصاب کیا ہیں؟ عرب میں یہ دستور تھا کہ ہر قبیلہ، شہر اور ہر علاقہ کا ایک خاص بت تھا۔ بلکہ ہر گھر کا بت جدا تھا۔ کلبی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں ایک بت تھا، جس کی گھر والے پرستش کرتے تھے۔ جب کوئی شخص سفر کا ارداہ کرتا تو روانگی کے وقت گھر پر اس کا آخری کام یہ ہوتا کہ اپنے بت (مورتی) کو حصول برکت کے لئے چھوتا۔ اور جب سفر سے واپس آتا تو گھر پہونچ کر پہلا کام یہ کرتا کہ اپنے بت کو تبرکا ہاتھ لگاتا۔ بتوں کے بارے میں بڑا غلو اور انہماک تھا، کسی نے ایک بت خانہ بنا رکھا ہے، کسی نے ایک بت تیار کرلیا ہے، اور جو بت خانہ نہیں بنا سکتا تھا، یا بت تیار کرنے کی طاقت نہیں تھی، وہ حرم کعبہ کے سامنے ایک پتھر گاڑ دیتا، یا حرم کے علاوہ جہاں بہتر سمجھتا پتھر گاڑ کر اس کے گرد اس شان سے طواف کرتا جس طرح بیت اللہ کے گرد طواف کیا جاتا ہے۔ ان پتھروں کو وہ انصاب کہا کرتے تھے۔ عالم یہ تھا کہ خود خانہ کعبہ (جو طہارت وپاکیزگی کا مرکز ومنبع تھا، جسے صرف اللہ کی بندگی کے لئے بنایا گیا تھا) اس کے اندر اور اس کے صحن میں ۳۶۰، بت تھے۔ عرب

Scanned by CamScanner

بتوں کی پوجا کرتے کرتے اس حد تک بڑھ گئے کہ پتھر کی قسم سے جو مل جاتا اس کو پوجتے تھے۔حضرت سیدنا امام بخاری اپنی صحیح میں ''ابورجاء العطاردی'' سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم لوگ پتھروں کو پوجتے تھے اگر کوئی اس سے اچھے قسم کا پتھر مل جاتا تو اس کو پھینک کر اس نئے پتھر کو لے لیتے ،اور اگر پتھر نہیں ملتا تو مٹی کا ایک ڈھیر بناتے اور اس پر بکری کو لا کر دوہتے پھر اسی کا طواف کرتے تھے۔

(ص/۵۸/انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر،مطبوعہ لکھنؤ)

علامہ ابن کثیر مکی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ انصاب ان پتھروں کو کہتے ہیں جن پر مشرکین قربانیاں کر کے بتوں پر چڑھاتے۔اور ازلام (جوئے کے تیر) ان پانسوں کو کہتے ہیں: جنہیں تقسیم کر کے فال لیا جاتا تھا۔(تفسیر ابن کثیر جلد ۲/ص/۹ تفسیر آیت مذکورہ)

اس آیت مبارکہ سے شراب کے بارے میں چند چیزیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) شراب: شراب وجوا، بت ،اور قرعہ اندازی کے تیر سب کے سب گندے اور نجس اور شیطان کے کام ہیں۔شراب کو جوا اور بت ،قرعہ اندازی کے تیر جیسی بری باتوں میں اول مقام حاصل ہے. اللہ تبارک وتعالیٰ نے شراب کو سب سے پہلے ذکر کر کے اس کی گندگی اور ناپاکی کو خوب خوب واضح فرمادیا۔

(۲) رجس: قرآن مقدس میں شراب کو ''رجس'' کہا گیا۔یعنی شراب ناپاکی وپلیدی اور گندگی ہے۔کتنے حسین انداز میں انسانی معاشرے کو اس کی برائیوں سے آگاہ کیا جارہا ہے اور اس کی نحوست وہلاکت سے دور کیا جارہا ہے۔اتنا اچھا اسلوب اختیار کیا گیا کہ انسانی فطرت بد کا علاج بھی ہو جائے اور اس کے نفسیات پر بھی مکمل کنٹرول ہو جائے۔طبعی نفرتوں کے بعد اس کے نقصانات کو بیان کر کے اس کی برائیوں کو مزید واضح فرمادیا گیا ''من عمل الشیطان'' کے ذریعہ بتایا کہ یہ چیزیں اتنی غلیظ اور ناپاک ہیں ،ہی ساتھ ہی ساتھ شیطانی وسوسوں کا بھی مکمل دخل ہے کہ کوئی سلیم الفطرت انسان از خود اس کی طرف مائل نہیں ہوتا ،صرف شیطان کی وسوسہ اندازی ہی اسے ان قبیح اور شنیع حرکات پر رغبت

Scanned by CamScanner

دلاتی ہے۔

(۳) اس شراب کے بارے میں بیان فرمایا گیا کہ یہ شیطان کا عمل ہے۔ مسلمانوں کو دعوت فکر دی جارہی ہے کہ وہ خالی الذہن ہو کر ذرا سوچیں کہ ہمارا دعویٰ ایمان کا ہے۔ ہم مسلمان ہیں؟ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ جن کی رسالت و نبوت پر ہمارا ایمان ہے، ان کی محبت جز و ایمان ہے۔ اب غور کرو کہ اللہ اور رسول جس چیز کو شیطان کا عمل قرار دیں۔ جس کے بارے میں قرآن عمل شیطانی کی گواہی دے۔ ہم اس گندی اور ناپاک چیز کو پی کر اللہ ورسول کے نافرمان ہو جائیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایک مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔ کبھی قوم مسلم نے غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو شیطانی عمل قرار دے کر یہ بتادیا کہ جس طرح شیطان نافرمان ہو کر مردود ہوا۔ اسی طرح شرابی بھی شراب نوشی کر کے عقل و ہوش وخرد کھو بیٹھتا ہے اور سرکشی اور نافرمانی پر اتر آتا ہے اور ان مسلسل نافرمانیوں کی بنیاد پر ایک دن مردود قرار دے کر راندۂ بارگاہ کر دیا جاتا ہے۔

(۴) مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم اس سے دور رہو۔ اس سلسلے میں اللہ کا واضح فرمان ہے "فاجتنبوہ" اس شراب سے دور رہو یہ حکم ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ یہاں کوئی بھی صاحب عقل غور کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ شراب سے ہر حال میں پرہیز کرنا ہے۔ اگر نہ بچے اور اس سے پرہیز نہیں کیا تو جو حشر شیطان لعین کا ہوا، اس کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضرت ضیاء الامت علامہ پیر کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ اس آیت کریمہ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"عرب میں شراب کا عام رواج تھا، گنتی کے چند افراد کے علاوہ سب شراب کے متوالے تھے۔ شراب جوان گنت جسمانی اور روحانی بیماریوں کا سبب، اخلاق اور معاشی خرابیوں کی جڑ اور فتنہ وفساد کی علت ہے۔ اسلام کے پاکیزہ نظام میں اس کی کیوں کر گنجائش ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قطعی حرام قرار دیا۔ لیکن یہ حرمت کا حکم آہستہ آہستہ اور تدریجا

Scanned by CamScanner

نازل ہوا تا کہ لوگوں اس پر عمل آسان ہو جائے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں تو اتنا کہنے پر اکتفا کیا گیا کہ

"فیهما اثم کبیر و منافع للناس." (القرآن)

اس کے کچھ عرصہ بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

" ولا تقربوا الصلوة وانتم سکاری" (القرآن)

کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب تک نہ جاؤ (نہ پڑھا کرو)۔ یہ آیت کریمہ اس آخری حکم کا پیش خیمہ تھی۔

اگر چہ شراب کی حرمت کا ذکر صراحتا ان آیات میں نہ تھا، لیکن سلیم طبیعتوں نے اسی وقت شراب چھوڑ دی تھی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بارگاہ الٰہی میں اس کی قطعی التجا کیا کرتے تھے۔ عرض کرتے "اللھم بین لنا بیانا شافیا"۔ اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے متعلق واضح حکم نازل فرما۔ اس اثنا میں چند ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جس سے شراب پینے کے مفاسد اور نقصانات کا صحابہ کرام کو زیادہ سے زیادہ احساس ہونے لگا۔

جب ایمان پختہ ہو گئے، تعلیمات اسلامیہ قلب و روح کی گہرائیوں میں بس گئیں۔ اور اللہ و رسول کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی عادت فطرت بن گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خادم کو حکم دیا کہ مدینہ کے گلی کوچوں میں پھر کر بلند آواز ے ان آیات کا اعلان کرے۔ جب وہ منادی اعلان کرنے نکلا تو کئی جگہ شراب کی محفلیں آراستہ تھیں مے خوار جمع تھے، پیمانے گردش میں تھے۔ جوں ہی کانوں میں یہ آواز دل بازگشت گونجتی ہے " ھل انتم منتھون " ہاتھوں پر رکھے ہوئے پیالے زمین پر پٹخ دئے گئے۔ ہونٹوں سے لگے ہوئے جام خود بخود الگ ہو گئے۔ جام و سبو توڑ دئے گئے۔ مشکوں اور مٹکوں میں بھری ہوئی مے ناب انڈیل دی گئی۔ وہ چیز جو انہیں از حد عزیز تھی، اب گندے پانی کی طرح گلیوں میں بہہ رہی تھی۔ اور حیرت یہ ہے کہ اس کے بعد پھر کسی صحابی نے شراب پینے کی خواہش کا اظہار تک نہ کیا۔ قرآن کی اثر آفرینی حضور صلی اللہ

Scanned by CamScanner

علیہ وسلم کے فیض تربیت یافتہ صحابہ کرام کی کامل ترین اطاعت وفرمابرداری اور اسلام کی انقلاب آفریں قوت کا یہ وہ عدیم النظیر مظاہرہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں۔

(ص ۵۰۷،۵۰۸ ج ۱ر تفسیر ضیاء القرآن، مطبوعہ دہلی)

دوسری آیت کریمہ ''انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون''. (المائدۃ/ ۹۰)

یہی تو چاہتا ہے شیطان کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض، شراب اور جوئے کے ذریعہ اور روک دے تمہیں یاد الٰہی سے اور نماز سے۔ تو کیا تم باز آنے والے ہو؟

اس آیت کریمہ کے ذریعہ شراب اور جوا حرام ہونے کی حکمتوں کو بیان کیا جارہا ہے۔ اس لئے کہ ہر صاحب عقل خوب جانتا ہے کہ اس کی برائیاں اور خرابیاں بے شمار ہیں۔

حضرت ضیاء الامت فرماتے ہیں:

قرآن کریم نے مختصر الفاظ میں ان کی دو مضر ترین خرابیوں کا ذکر کرکے ان کی قباحت کو روز روشن کی طرح واضح کردیا۔ بتایا گیا کہ شراب اور جوا کی حرمت کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس سے عداوت اور دشمنی کی تخم ریزی ہوتی ہے۔ گہرے دوست ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور سگے بھائی ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان نماز اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کم نصیبی اور محرومی کیا ہوسکتی ہے کہ مؤذن اللہ رب العزت کے حضور میں شرف باریابی حاصل کرنے کی دعوت دے رہا ہو، اور کوئی اس وقت شراب کے نشہ میں مدہوش پڑا ہو۔ یا جوا کی بازی جیتنے میں یوں کھویا ہوا ہو کہ اسے خبر تک نہ ہو کہ رحمت کی گھڑی آئی اور گذر بھی گئی۔ اور جب شراب، جوا کی حرمت کی یہ وجہ ہے کہ یہ یاد خدا سے غفلت کا سبب بنتے ہیں، تو شطرنج اور تاش وغیرہ جب اپنے کھیلنے والوں کو اتنا منہمک کردے کہ نماز کا ہوش تک نہ رہے تو یہ کیوں نہ حرام ہوں گے۔

(ص ۵۰۹ر ج ۱ر تفسیر ضیاء القرآن مطبوعہ دہلی)

Scanned by CamScanner

ایک ذی شعور انسان غور کرسکتا ہے کہ جب انسان کچھ منافع کے لئے ان حرام کردہ چیزیں ''جوا'' اور ''شراب'' کو استعمال کرتا ہے تو اس کا مقصد ہوتا ہے ان چیزوں سے لطف اندوز ہونا۔ مگر نتیجہ کیا ہوتا ہے جب شراب کا خمار چڑھتا ہے تو یہ عقل کو مفلوج اور زائل کر دیتی ہے۔ عقل زائل کرنے بعد شہوت وغضب کا غلبہ ابھارتی ہے۔ اس وقت انسان وحشی جانور کی طرح لڑائی جھگڑا اور ہر برے کام کو انجام دیتا ہے جس سے آپس میں عداوت اور بغض اور بسا اوقات قتل وغارت گری تک معاملہ جا پہنچتا ہے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: برائیوں کی ماں شراب سے بچو کیوں کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا۔ جو بڑا عبادت گزار، نیک وپارسا تھا۔ وہ دنیا کو چھوڑ کو شہر سے دور ایک ویرانے میں دن رات عبادت میں مصروف رہتا، قرب وجوار میں ایک بدچلن عورت رہتی تھی۔ اس نے اپنی ملازمہ کو اس نیک آدمی کے پاس بھیجا اور اسے کسی مسئلے کی گواہی دینے کے سلسلے میں بلایا۔ یہ عبادت گزار شخص جب اس عورت کے گھر میں داخل ہوا تو اس ملازمہ نے دروازہ بند کردیا۔ آخر وہ اس کمرے میں جا پہنچا جہاں وہ آوارہ اور بدچلن عورت بیٹھی تھی۔ اس کی ملازمہ نے واپسی کے تمام دروازے بند کردئے۔ عورت انتہائی خوبصورت اور حسین تھی۔ اس عورت کے ایک ہاتھ میں ایک ننھا بچہ اور اور دوسرے میں شراب کا بھرا ہوا جام تھا۔ اس نے اس پارسا مرد سے کہا: میں نے آپ کو کسی گواہی کے لئے نہیں بلوایا بلکہ اس لئے بلوایا ہے کہ تم تین باتوں میں سے کسی ایک بات پر عمل کرو۔ پہلی بات یہ ہے کہ تم مجھ سے بدکاری کرو، دوسری اگر یہ نہ کرسکو تو اس بچے کو قتل کرو، اور اگر اس کو بھی نہ کرسکو تو تیسرا کام یہ ہے کہ تم شراب کا بھرا ہوا جام پی لو۔ اور سن لو اگر تم نے ان باتوں کا انکار کیا تو میں شور بپا کر کے تم کو رسوا وذلیل کردوں گی۔ عورت کی باتیں سن کر عبادت

Scanned by CamScanner

گزار پریشان ہو گیا۔ اس نے سوچا بدکاری بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس سے بڑا گناہ، بے گناہ بچے کو قتل کرنا ہے۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ شراب پی لوں اور بعد میں توبہ کر لوں گا۔ اور پھر شراب کو دونوں کاموں پر ترجیح دے کر اسے کرنا غنیمت سمجھا۔ اور پھر شراب کا جام پی گیا۔ جب وہ عبادت گزار نشہ سے مغلوب ہوا اور اس پر مدہوشی چھا گئی تو نشہ کی حالت میں اس نے عورت کے ساتھ بدکاری بھی کی اور اسی نشہ کے عالم میں بچے کو بھی قتل کر ڈالا۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربہ، فصل فی الاشربہ)

مسلمانوں اس واقعہ کو پڑھو اور بار بار غور کرو کہ شراب اور نشہ کتنی تباہی کا سبب ہیں۔ یہ ایک ایسی بری عادت ہے کہ انسان کو جب اس کی لت لگ جاتی ہے تو وہ پھر اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کر پاتا بلکہ وحشی بن کر ہر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ دنیا میں ایسے بے شمار واقعات رونما ہوئے ہیں کہ انسان شراب پی کر گھر میں داخل ہوا اور پھر اپنی ہوس کی آگ بجھانے کے لئے بیوی نہ ملی تو کبھی بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا۔ کبھی بہن کی عزت کو تار تار کیا، کبھی دوسرے رشتوں کو پامال کیا۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں اخبارات ورسائل کے ذریعہ بار بار یہ ہولناک خبریں پڑھنے کو ملتی رہتی ہیں۔

اس سلسلے میں یہ واقعہ دل تھام کر ضرور پڑھیں۔

"جارجیا کے ایفنگم کاونٹی میں کچھ ایسا ہی دیکھنے کو ملا جہاں لو اسٹوری (Love story) پر مشتمل فلم "دہ نوٹ بک" دیکھنے کے بعد ایک سگے بھائی بہن پر ایسا اثر ہوا کہ ان کے بیچ وہ سب کچھ ہو گیا جس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ ویب سائٹ میٹرو کے مطابق جارجیا کے رہنے والے ۲۵ رسالہ ٹیموتھی سیوائے اور ۲۰ رسالہ بکنر سگے بھائی بہن ہیں۔ جن کی اصلیت کا پہلے تو کسی کو پتہ نہیں چلا لیکن ایک دن پولس نے انہیں ایک چرچ کے باہر جنسی تعلق بنائے ہوئے دیکھ لیا۔ پولس ان دونوں کو گرفتار کر کے پولس اسٹیشن لے گئی۔ وہاں جا کر دونوں سے پوچھ تاچھ کی۔ پہلے تو دونوں نے اپنی اصلیت بتانے سے انکار کیا۔ لیکن بعد میں اس بات کو مان لیا کہ وہ دونوں سگے بھائی بہن ہیں۔ اور ایسا انہوں نے

Scanned by CamScanner

ایک فلم دیکھ کر کیا۔ان دونوں نے مانا کہ یہ فلم دیکھنے کا اثر اتنا برا ہوا کہ دونوں کے بیچ جسمانی تعلقات ہو گئے۔'' (ص ۱۰۹، منشیات کا زہر اور تڑپتی لاشیں، توفیق احسن مصباحی)

میرے بھائی سنجیدگی سے سوچو اور اپنے ماحول کا جائزہ لو بالخصوص اپنے بچوں کی کڑی نگرانی کرو کہ کہیں وہ بھی اس مرض لا علاج میں مبتلا نہ ہو جائیں۔اور پھر ہمارے سامنے آنسوؤں اور تباہی کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح ''جوا'' ہے جب کوئی امیر و دولت مند انسان اپنی پونجی کو جوا کے داؤ پر لگا کر ہار بیٹھتا ہے، اور مفلس و قلاش ہو جاتا ہے۔اور جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کی زندگی بھر کی کمائی ، اور پائی پائی کر کے اکٹھی کی ہوئی دولت چشم زدن میں اس کے ہاتھوں سے نکل کر دوسرے کی ملکیت ہو چکی ہے۔اور وہ اس وقت قلاش و مفلس ہو چکا ہے، اور اس کی دولت پر اسکے ساتھیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔تو ہارنے والے کا دل جیتنے والے کے خلاف غیض و عداوت سے بھر جاتا ہے۔اور برسوں پرانی محبت و دوستی چند لمحوں میں دشمنی اور قتل و غارت گری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔اور انجام بد دونوں طرف تباہیاں اور بربادیاں ہوتی ہیں۔

جو لوگ آج دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، اور دنیا کمانے میں اتنے منہمک ہو گئے ہیں کہ اب ان کو حلال و حرام کی بھی کچھ تمیز نہیں رہتی ہے۔کبھی وہ چوری کے ذریعہ اور کبھی سودی کاروبار کے ذریعہ اور کبھی جوا اور دوسرے ناجائز ذرائع کے ذریعہ صرف اور صرف دولت کمانے میں مشغول رہتے ہیں۔ان کو یہ واقعہ ٹھنڈے دماغ سے ضرور پڑھنا چاہیئے۔

مروی ہے کہ ایک شخص نے ہر قسم کا مال جمع کیا اور کسی قسم کا مال نہ چھوڑا۔اس نے مال جمع کرنے کے بعد ایک محل تعمیر کیا۔جس کے دو مضبوط دروازے بنائے، اور ان پر غلاموں کا پہرا لگا دیا۔پھر اس نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان کے لئے طرح طرح کے کھانے پکوائے۔خود ایک تخت پر یوں بیٹھا کہ ایک ٹانگ دوسری پر رکھ دی اور لوگ کھانا کھا رہے تھے۔جب وہ فارغ ہوئے تو اس نے اپنے نفس سے کہا: اے نفس! اب تو سال بھر مزے اڑا۔میں نے تیرے لئے اتنا مال جمع کیا جو تجھے کافی ہے۔وہ شخص ابھی اپنی گفتگو سے فارغ

Scanned by CamScanner

نہیں ہوا تھا کہ موت کا فرشتہ پرانے کپڑوں میں فقیر کے بھیس میں آیا۔ اس نے گردن میں جھولی ڈال کر مسکینوں کی مشابہت اختیار کر رکھی تھی۔ اس آنے والے فقیر نے اس قدر زور سے دروازہ کھٹکھٹایا کہ وہ شخص اپنے بستر سے گر پڑا۔ غلام اس کی طرف دوڑے اور کہنے لگے کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ اپنے آقا کو بلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ بھلا ہمارا آقا تمہارے جیسے آدمی کی طرف آئے گا؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ غلاموں نے اپنے آقا کو خبر دی تو اس نے کہا: تم نے اس سے کوئی سلوک نہ کیا؟ اب اس فقیر نے دوبارہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک نگراں اس کی طرف دوڑا۔ اس فقیر نے کہا کہ اپنے آقا کو بتاؤ کہ میں موت کا فرشتہ ہوں۔ جب انہوں نے یہ بات سنی تو مرعوب ہو گئے، اور ان کا آقا ذلت اور خشوع کا شکار ہو گیا۔ اس نے کہا اس سے نرمی سے بات کرو اور اس سے کہو کہ کیا ہم میں سے کسی ایک کو لینا چاہتا ہے؟ یہ سن کر ملک الموت اس کے سامنے چلا گیا اور کہا کہ اپنے مال میں سے جو کچھ کرنا چاہتا ہے کرے۔ جب تک تیری روح نہ نکالوں میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ اس کے حکم سے مال سامنے رکھا گیا۔ جب اس نے مال دیکھا تو کہنے لگا: اے مال! تجھ پر اللہ کی لعنت ہو تو نے مجھے اپنے رب کی عبادت سے غافل رکھا اور اپنے رب کے لئے گوشہ نشینی سے روکا۔ اللہ تعالی نے مال کو بولنے کی طاقت دی۔ تو اس نے کہا کہ مجھے کیوں گالی دیتا ہے۔ تو مجھے لے کر بادشاہوں کے پاس جاتا تھا اور نیک لوگوں کو دروازے سے ہٹا دیتا تھا۔ میرے ذریعہ طرح طرح کے مزے اڑائے، اور بادشاہوں کی مجالس میں بیٹھا۔ تو مجھے برائی کے راستے پر خرچ کرتا لیکن میں تجھے نہیں روکتا تھا۔ اگر تو مجھے بھلائی کی راح میں خرچ کرتا تو میں تجھے نفع دیتا۔ اے ابن آدم! تو مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ چاہے نیکی کر، چاہے برائی کا مرتکب ہو۔ اس کے بعد ملک الموت نے اس شخص کی روح قبض کر لی اور وہ گر گیا۔ اور مال اس کے کچھ کام نہ آسکا۔ (ص ۱۰۴۸/۱۰۴۹، ج ۴/ احیاء العلوم)

یہ اس مال کی حقیقت ہے جس کے لئے انسان سب کچھ کرنے کو تیار رہتا ہے۔ ہر برے عمل کو انجام دیتا ہے مگر مال اس کے کسی کام نہیں آتا ہے۔ وہاں تو موت کا فرشتہ ایک

Scanned by CamScanner

لمحہ ضائع کیے اسے سب سے جدا کر دیتا ہے۔

قرآن مقدس نے ممانعت کے تدریجی اصول کو اپنایا۔ یک لخت ممانعت نہ فرمائی۔

فرمایا گیا:

"یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما" (البقرہ/۲۱۹)

وہ پوچھتے ہیں آپ سے شراب اور جوئے کے بابت (بارے میں)۔آپ فرمایئے: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے بھی اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔(کنزالایمان)

یہاں بتایا گیا کہ ان دونوں چیزوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔ہاں تھوڑا بہت فائدہ ہے کہ انسان کو کچھ وقت کے لئے شراب سے سرور اور جوا سے تھوڑا بہت مال بغیر محنت ومشقت کے حاصل ہو جاتا ہے۔مگر اس کا نقصان وگناہ اتنا ہے کہ تم کو اس کا اندازہ نہیں۔ ایک کلمہ گو، صاحب ایمان کے لئے قرآن پاک کا اتنا فرمان ہی کافی تھا کہ اس میں اثم کبیر (یعنی بہت بڑا گناہ) ہے، شراب سے بچتا، اس سے دور نفور اختیار کرتا۔ کیونکہ گناہ خواہ کیسا بھی ہو اس کا مرتکب نظر قدرت میں نافرمان ہوتا ہے۔اور نافرمانی اللہ کے قہر وغضب کا سبب بنتی ہے۔اگر بندہ مومن ہے تو اسے کب گوارہ ہوگا کہ اپنے رحیم وکریم رب کو ناراض کرے۔ کیونکہ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہوتی ہے کہ ہمیشہ اپنے رب کی رضا جوئی میں لگا رہتا ہے۔قرآن مقدس میں مومنین کی نشانی تو یہ بیان کی گئی ہے۔

"ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا،سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود" (الفتح/۲۹)

مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ آپ دیکھتے ہو انہیں کبھی رکوع کرتے اور کبھی سجدہ کرتے۔

(یہ مومن) طلبگار ہیں اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے۔اور ان کے ایمان وعبادت

Scanned by CamScanner

کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہویدا ہے۔

(یعنی پیشانی میں سجدوں کی تڑپ اپنی چمک دمک سے چاند کو شرما رہی ہیں)

مومنوں کی شان بندگی تو یہ ہوتی ہے کہ اپنے رب کریم کی عبادت و ریاضت، اطاعت و انقیاد میں مشغولیت اور ذوق وشوق کا یہ عالم ہے کہ جب تم مسلمانوں کو دیکھو گے۔ انہیں اللہ رب العزت کی بندگی میں مشغول پاؤ گے۔ کبھی وہ حالت رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کا ورد کر رہے ہوں گے۔ اور کبھی احکم الحاکمین کے سامنے اپنی جبین نیاز رکھ کر "سبحان ربی الاعلیٰ" کے لاحوتی نغمات کے ذریعہ خراج بندگی وصول کرتے ہوئے نظر آئیں۔

حضرت ضیاء الامت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بتا دیا گیا کہ دنیا اور دنیا کی وابستگیوں کو تو انہوں نے اپنے دامن سے گرد و غبار کی طرح جھاڑ دیا ہے۔ وہ صرف اپنے خداوند کریم کے فضل کے طلب گار ہیں اور اس کی رضا و خوشنودی کے متمنی ہیں۔ اس کے سوا انہیں کسی چیز سے سروکار ہے نہ کوئی خواہش و آرزو۔ خود سوچئے جس جماعت کے مقاصد اور جس کی تمنائیں اور آرزوئیں سمٹ کر اس ایک نقطہ پر مرکوز ہو جائیں، اس جماعت سے پاکیزہ تر، مبارک تر کوئی جماعت ہو سکتی ہے؟۔ اور ایسے افراد کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟ (زیر بحث آیت تفسیر ضیاء القرآن رمطبوعہ دہلی)

چلتے چلتے قارئین کی خاطر طبع کے لئے ایک لطیف فنی بحث بھی نذر کرتے چلیں۔

حضرت ضیاء الامت لفظ "سیما" کے حوالے سے لکھتے ہیں: "سیما" کا معنیٰ علامت ہے یعنی قدسیوں کی اس جماعت کو پہچاننا مشکل نہیں۔ ان کے چہروں پر نور ایمان کے جلوے صاف دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھنے والا دیکھتے ہی انہیں پہچان لیتا ہے کہ یہ آغوش نبوت کے پروردہ ہیں۔ یہ نگاہ رسالت پناہ کے فیض یافتہ ہیں۔ ان کے حسین اعمال کا نکھار، اور ان کے قلوب کی پاکیزگی اور روح کی طہارت دلوں کو بے ساختہ اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

"سیما" سے مراد وہ گٹا نہیں جو عام طور پر پیشانیوں میں نمودار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ

Scanned by CamScanner

اگر ایسا ہوتا تو عبارت یوں ہوتی "سیما ھم فی جباھھم" ان کی پیشانیوں پر نشانیاں ہیں۔ بلکہ اس سے مراد نور باطن ہے جو ان کے چہروں پر نمایاں ہوتا ہے۔
(ص ۵۶۹ ،ج ۵ تفسیر ضیاء القرآن، پیر کرم شاہ ازہری، مطبوعہ، دہلی)

قرآن مقدس نے انسان کو متنبہ کیا کہ معراج انسانی یہ ہے کہ وہ ہر اس کام سے بچے جو رب کی ناراضگی اور اس کے قہر وغضب کا سبب ہو۔ اس کی قلت وکثرت پر نگاہ نہ رکھے، اور "شراب وجوا" سے انسان کو اتنا نفع نہیں ہوتا جتنا نقصان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نفع تو عارضی اور وقتی ہوتا ہے، اور نقصان دائمی جس کی کوئی حد نہیں۔ کیونکہ جب عقل کو انسان نے شراب کے ذریعہ زائل کر دیا تو انسانیت کا شرف جاتا رہا اور بہائمیت (جانورپنا) سرایت کر گئی۔

عقل ہی کی بنیاد پر انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ پس شراب پینا گویا اپنی ہی عزت اور شرافت کو اپنے ہاتھوں سے کھو بیٹھنا ہے۔

مسلمانو! خدارا خدارا: کبھی اپنے من میں غور وفکر تو کرو کہ وہ چیز جو، ام الخبائث ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ کیوں؟ صرف اور صرف اس لئے کہ ایک بندہ مسلم جس طرح بتوں کی پوجا نہیں کر سکتا، ان کو اپنا معبود نہیں بنا سکتا۔ ٹھیک اسی طرح وہ شراب کو بھی نہیں چھو سکتا۔ مسلمانوں کی اس سے نفرت کا یہ عالم ہونا چاہیے کہ مے خانے کے راستے تک سے نہ گذرے۔ واضح رہے کہ شراب حرام ہے اور شراب پینا یہ ایسا فعل ہے جو بسا اوقات کفر سے قریب کر دیتا ہے۔ شراب انسان کو نماز جو اسلام کا شعار اعظم اور علامات ایمان سے ہے روک دیتی ہے۔ جب اس طرح ایمان سے دوری ہوئی تو کفر سے قربت ہوئی۔ کیوں کہ حدیث پاک میں ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: العھد الذی بیننا و بینھم الصلوۃ، فمن ترکھا فقد کفر."

(سنن ابن ماجہ ،ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا/باب ماجاء فیمن ترک الصلوۃ)

Scanned by CamScanner

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور کفار کے درمیان پہچان نماز ہے۔ لہٰذا جس نے نماز کو ترک کیا گویا اس نے کفر کیا۔

دوسری حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی اور مشرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر)

امام ترمذی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کفر اور ایمان کے درمیان فرق، نماز کو چھوڑنے کا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب الایمان / باب ماجاء فی ترک الصلوة)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اور کافر نہ بن جانا، اگرچہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں اور تجھے جلا دیا جائے۔ اور جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرنا۔ جو آدمی فرض نماز کو دانستہ ترک کرتا ہے، اس سے ذمہ اٹھالیا جاتا ہے۔ شراب نوشی نہ کرنا کہ وہ ہر شر و بدکی چابی ہے۔ (مشکوة / کتاب الصلوة)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآن مقدس میں فرمانِ ذیشان ہے،:

"یا یھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون" (النساء / ۴۳)

اے ایمان والو! قریب نہ جاؤ نماز کے جب کہ تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو زبان سے کہتے ہو۔

حرمت شراب کے احکام میں سے یہ تدریجی حکم ہے۔ مگر اس کے نتائج پر غور کرو کہ فرمایا گیا: حالت نشہ میں تم نماز کے قریب تک نہ جاؤ۔ نماز عبادت تو سب سے افضل عبادت ہے۔ نماز کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستون دین قرار دیا ہے۔ فرمایا:

"ان من اوجب الواجبات التی اوجبھا اللہ علی عبادہ و اجل

Scanned by CamScanner

الفرائض التی افترضها الصلوة ،فالصلوة عماد الدين واكد اركانه بعد الشهادتين،وهی الصلة بين العبد وربه ،وهی اول ما يحاسب عليه العبد يوم القيامة ،فاذا صلحت صلح سائر عمله ،واذافسدت فسد سائر عمله ،وهی الفارقةبين المسلم والكافر ،فاقامتها ايمان،واضاعتها كفر،فلا دين لمن لا صلوةله ،ولا حظ فی الاسلام لمن ترک الصلوة،ومن حافظ عليها كانت له نورا فی قلبه ووجهه وقبره وحشره ،وكانت له نجاة يوم القيامة،وحشرمع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئک رفيقا،ومن لم يحافظ عليهالم يكن له نور ولا برهان ولا نجاة يوم القيامة،وحشر مع فرعون و هامان وقارون وابی بن خلف " (مسند امام احمد بن حنبل / كتاب الصلوة)

بے شک فرائض میں سے اہم فریضہ، جس کواللہ نے بندوں پر فرض کیا ہے نماز ہے۔ تو نماز دین کا ستون ہے، شہادتین کے بعد بنیادی رکن ہے۔اور نماز اللہ تعالی اور بندے کے درمیان ایک رابطہ ہے۔اور نماز ہی وہ عبادت ہے جس کے بارے میں قیامت کے سب سے پہلے سوال ہوگا۔اگر بندے کی نماز درست ہوگی تو سارے اعمال صحیح ہوں گے۔ اور اگر یہی صحیح نہیں ہوئی تو سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔اور نماز ہی کافر اور مسلمانوں کے درمیاں فرق کرنے والی اور نشان امتیاز ہے۔تو نماز کا پڑھنا یہ ایمان ہے، اوراس کو برباد کرنا (نماز چھوڑنا اور نہ پڑھنا) کفر ہے۔اور آگاہ ہو جاؤ کہ بے نمازی کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں، اور تارک نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔اور جس شخص نے نماز کی پابندی کی اس کے لئے ایک ایسا نور ہوگا جو اس کے دل، چہرے، قبر وحشر کو منور کرتا ہوگا۔ ("سیماهم فی وجوههم من اثر السجود" سے شاید اسی کی طرف اشارہ ہے) اور قیامت کے دن وہ نجات یافت گان میں سے ہوگا۔اس کا حشر انعام یافتگان صدیقین، شہداء، اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ کتنے پیارے اور اچھے دوست ہیں۔

Scanned by CamScanner

اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرتا ہے اس کے لئے نہ کوئی نور ہوگا، نہ اس کے لیے کوئی دلیل کام آئے گی اور قیامت کے دن نہ اس کی نجات و بخشش ہوگی۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

اللہ تبارک تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا: "**فخلف من بعد هم خلف ،اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا**"

توان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشات کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غیّ کا جنگل پائیں گے۔ (کنزالایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "غیّ" جہنم کی ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر (یعنی اسی پر ڈٹے ہوئے) ہیں اور جو شراب کے عادی ہوں اور سود خور اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جھوٹی گواہی دینے والے۔

(حاشیہ کنزالایمان، زیر بحث آیت)

سورۂ مدثر میں اللہ تعالیٰ نے بے نمازیوں کا تذکرہ اس طرح فرمایا۔ فرمایا:

"**ما سلككم فى سقر ،قالوا لم نک من المصلين ،ولم نک نطعم المسكين ،و كنا نخوض مع الخائضين ،و كنا نكذب بيوم الدين.**"

(مدثر / ۴۲-۴۶)

(جب جہنمیوں سے پوچھا جائے گا کہ) تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکینوں کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بے ہودہ فکریں کرتے تھے (لایعنی باتوں میں مشغول رہتے تھے) اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔

(کنزالایمان)

مسلمانوں! غور کرو بے نمازی کا انجام کتنا بھیانک ہے۔ اور جو چیز ترک نماز کا سبب

Scanned by CamScanner

بنے وہ کتنی بری ہوگی۔اور پھر اللہ کا فرمان کہ نشہ کی حالت میں تم نماز کے قریب تک نہ جاؤ۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”من ترک الصلاۃ فقد کفر ،(و لیس من الاعمال شیء ترکہ کفر الا الصلوۃ)من ترکھا فھو کافر وقد احل اللہ قتلہ.“

(اصول السنۃ ،امام احمد بن حنبل/باب القرآن کلام اللہ ولیس بمخلوق)

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی گویا اس نے کفر کیا۔اور اعمال میں سے کسی چیز کا چھوڑ دینا کفر نہیں ہے سوائے نماز کے۔پس جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، وہ کافر ہے۔ اور تحقیق کہ اللہ نے اس کا قتل مباح فرمادیا۔

یہاں انسانی معاشرے کو دعوتِ فکر ہے۔ایسی فضیلت والی عبادت (نماز) سے بندہ کو صرف اس لئے روک دیا گیا کہ انسان حالت نشہ میں ہے۔اب اس نشہ آور چیز کی برائی کو ہر ذی شعور انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

اس آیت کریمہ کے نزول کا پس منظر یہ ہے۔

ایک دن حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے یہاں کئی صحابہ مدعو تھے ،دعوت کے بعد شراب کا دور چلا جب کہ مئے ناب کے نشے میں صحابہ جھوم رہے تھے۔اسی اثناء نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ایک شخص کو لوگوں نے امامت کے لئے آگے کر دیا ،انہوں نے نماز میں سورہ ”الکافرون“ کی تلاوت کی اور مدہوشی میں ”لا اعبد ما تعبدون“ کی جگہ ”اعبد ما تعبدون“ پڑھ گئے ،جس کے معنی بالکل بدل گئے اور حکم کچھ کا کچھ ہو گیا ،اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت وارد ہوئی۔

حضرت علامہ پیر کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضری کے آداب سکھائے جا رہے ہیں تا کہ قیامت کی حاضری آسان ہو جائے۔بتایا گیا کہ با ادب وہوشیار رہو، کہ اس وقت تم احکم الحاکمین کی بارگاہ میں حاضر ہو،اور مدہوشی کی حالت میں حاضری آداب شاہانہ کے خلاف

Scanned by CamScanner

ہے۔ (ص ۳۴۷/ج ۱، تفسیر ضیاء القرآن)

حدیث پاک میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نماز پڑھتے وقت تم پر نیند کا غلبہ پڑ جائے تو نماز چھوڑ دو، اور جا کر سو جاؤ اور نیند پوری کرنے کے بعد جب ہوش وحواس درست ہو جائیں تو نماز ادا کرو (بخاری شریف)

یعنی جب نماز پڑھو تو تازگی کے ساتھ تازہ دم ہو کر پڑھو، کیونکہ احکم الحاکمین کے حضور نڈھال اور بے سدھ ہو کر کھڑا ہونا بے ادبی اور گستاخی ہے۔ غور کرو جب نیند کی حالت کا یہ حکم ہے تو شراب جو کہ انسانی قویٰ واعضاء کو مضمحل کر دیتی ہے اور انسان کی قوت وفکر کو برباد کر دیتی ہے۔ ایسی حالت میں شرابی کس طرح مسجد میں حاضر ہو کر نماز ادا کرے گا؟ کیونکہ اب جرم اور بے ادبی دونوں شامل ہوں گے، اگر اسی حالت میں وہ نماز کے لئے گیا تو وہ شرابی بہت بڑا مجرم ہوگا۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

آیت کریمہ "انما الخمر الخ.." میں شراب کی حرمت پر دس دلیلیں ہیں (۱) شراب کا ذکر جوئے اور جوئے کے تیروں کے ساتھ کیا گیا ہے اور یہ سب حرام ہیں (۲) شراب کو ناپاک (رجس) فرمایا گیا اور ناپاک چیز حرام ہوتی ہے (۳) شراب کو عمل شیطان فرمایا اور عمل شیطان حرام ہے (۴) شراب سے اجتناب کا حکم دیا گیا اور جس سے اجتناب فرض ہو اس کا ارتکاب حرام ہوتا ہے (۵) فلاح (کامیابی) کو شراب سے اجتناب پر معلق کیا گیا۔ اس لئے اجتناب فرض اور ارتکاب حرام ہوا (۶) شراب کے سبب شیطان عداوت واقع کرتا ہے اور عداوت حرام ہے اور حرام کا سبب بھی حرام ہے (۷) شراب کے سبب سے شیطان بغض واقع کرتا ہے اور بغض حرام ہے (۸) شراب کے سبب شیطان اللہ کے ذکر سے روکتا ہے اور اللہ کے ذکر سے روکنا حرام ہے (۹) شراب کے سبب شیطان نماز سے روکتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ نے صیغہ استفہام کے ساتھ نہی بلیغ کرتے ہوئے فرمایا کیا تم (شراب سے) باز آنے والے ہو۔ (ص ۳۹۸/۳۹۷، ج ۵ ردالمحتار)

Scanned by CamScanner

یہاں ایک اہم امر کی بھی نشان دہی کرتے چلیں کہ بعض کوتاہ فکر لوگ یہ کہتے ہیں کہ شراب قرآن میں کہیں حرام نہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسا کہہ کر اس کے حکم میں تخفیف کی گنجائش نکالی جائے۔ ایسے لوگوں سے ہم مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ ٹھنڈے دماغ ہو کر، اوپر مذکورہ علامہ شامی علیہ الرحمہ کی سطور مذکورہ کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ قرآن کا حکم درست ہے، یا ہماری فکر؟ یقیناً جواب یہی ہوگا کہ یہاں تک ہماری فکر نارساں نے ساتھ ہی نہیں دیا۔

جب شراب کی حرمت شدت کے ساتھ آیات مذکورہ سے ثابت ہے۔ اب اس کی حرمت میں نفسانی تاویلیں کرنا اور حیلہ سازی کرنا سخت خطرناک اور بڑا گناہ ہے۔ یعنی اس قدر شدید قسم کی گستاخی اور نافرمانی ہے جس کا موجبِ کفر ہونے کا خوف ہے۔ اور نص قرآنی کا انکار کفر ہے۔ اور یہاں بھی کچھ بے سود لچر تاویلات شراب کو جائز کرنے کے لئے استعمال کرنا ردالنصوص کے مترادف ہے۔ بندہ کا شراب پینا، پلانا، پلانے میں مددگار بننا، خریدنا بیچنا سب حرام ہیں اللہ تبارک وتعالی اہل ایمان کو اس بلائے ناگہانی محفوظ فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

Scanned by CamScanner

شراب احادیث کی روشنی میں

حرمتِ شراب کے سلسلے میں بکثرت احادیث نبویہ وارد ہوئی ہیں۔اہل ایمان کے لئے اپنے نبی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دنیا ومافیہا کی دولت سے بڑھ کر ہے۔مؤمنین کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جان جائے مگر قول نبی پر آنچ نہ آئے۔نبی اکرم ﷺ نے جب شراب کی حرمت کا اعلان فرمایا اس وقت صحابہ کرام کا حال کیا تھا؟۔

امام ترمذی کی زبانی سنتے ہیں:

امام ترمذی روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما۔تو سورہ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔"انما یرید الشیطان الخ"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آئے۔(ترمذی شریف/ابواب تفسیر القرآن)

بخاری شریف کی حدیث پاک ہے۔مدینہ منورہ میں اس وقت جتنی شرابیں موجود تھیں سب پھینک دیں۔اور جن برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے ان برتنوں میں شراب رکھنے سے منع فرمادیا۔صحابہ کرام کا یہ عالم تھا کہ سارے برتنوں کو توڑ کر گھروں سے باہر پھینک دیا تا کہ اب کے بعد اس خبیث چیز کی طرف ہمارا خیال بھی نہ جائے۔

امام مسلم۔صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جس دن شراب حرام کی گئی، اس دن میں حضرت ابوطلحہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔وہ شراب صرف کشمش اور چھوہاروں سے بنی ہوئی تھی۔اتنے میں کسی منادی کی آواز سنائی دی۔حضرت ابوطلحہ نے کہا جاؤ دیکھو۔میں نے جا کر دیکھا: تو ایک منادی ندا کر رہا تھا سنو! خمر (شراب) حرام کردی گئی ہے۔اور پھر مدینہ کی گلیوں میں شراب بہہ رہی تھی حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے کہا: اٹھو اور تمام شراب بہادو۔سومیں نے شراب کو بہادیا۔(صحیح مسلم

Scanned by CamScanner

،کتاب الاشربہ)

قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے اپنے کردار وعمل سے باور کرادیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں۔ نبی کریم کے فرامین پر عمل کا جذبہ اس قدر تھا کہ ادھر کسی سلسلے میں لبہائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم گویا ہوئے، ادھر صحابہ نے اس پر عمل کیا۔ ان نفوس قدسیہ کا وہی حسن عشق اب تک مسلمانوں کی روح کو گرمائے ہوئے ہے۔

امام مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:
میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیح اور چھوہاروں کی شراب پلا رہا تھا، اس وقت ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ اب شراب حرام کردی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے کہا کہ اے انس! اس گھڑے کو توڑ دو۔ میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کو نیچے سے مارا حتی کہ وہ ٹوٹ گیا۔

(صحیح مسلم کتابالاشربہ)

امام ترمذی اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور اسی عادت میں مرجائے تو آخرت میں نہیں پئے گا۔

(سنن ترمذی، ابواب الاشربہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے۔ اور جو شخص اس حالت میں مرا کہ دینا میں ہمیشہ شراب پیتا تھا، اور توبہ نہ کی۔ تو اس کو حوض کوثر سے کچھ نہیں ملے گا۔ (تفسیر خازن، تفسیر بغوی، مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تین لوگوں پر اللہ رب العزت نے جنت حرام فرمادی۔
(ایک) ہمیشہ شراب پینے والا، (دوم) والدین کا نافرمان، (سوم) وہ بے غیرت شخص جو اپنے اہل خانہ میں بے حیائی کو برقرار رکھے۔ (نسائی رمسند امام احمد بن حنبل)

Scanned by CamScanner

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ کبھی ایسے دستر خوان پر نہ جائے جہاں شراب پی جاتی ہو۔ (الحدیث)

حدیث پاک میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص شراب کا عادی ہو کر مرجائے، کل اس کو مرنے کے بعد جنت کے نہروں سے شراب طہور پینے کو میسر نہ ہوگی۔ یعنی ایسا شخص جنت میں نہ جا سکے گا۔ (اللہ اکبر)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے مجھے تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت بنا کر بھیجا، اور مجھے میرے عزت وجلال والے رب نے حکم دیا کہ باجوں، بنسریوں، بتوں، صلیبوں اور جاہلیت کی رسوموں کو مٹانے کا۔ میرے کریم پروردگار نے اپنی عزت وجلال کی قسم یاد فرما کر فرمایا: میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا، میں اسے اتنی ہی پیپ پلاؤں گا۔ اور جو بندہ میرے خوف کے سبب اسے چھوڑ دے گا میں اسے پاکیزہ حوضوں سے پلاؤں گا۔ (مسند احمد)

مسلمانو! غور کرو کہ دنیا میں چند دن کے لئے آئے۔ اگر ان چند ایام میں ہم اپنے رب کو راضی نہ کر سکے، بلکہ اس کی نافرمانی میں یہ چند ایام گذر گئے اور شراب جیسی گندی چیز سے ہم نے اپنے آپ کو نہ بچایا۔ تو پھر مرنے بعد ہمیں جنت کی بوتک نہ ملے گی۔ ہمارے وہ بھائی غور کریں جو شراب کو طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر پیتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں اللہ کے نبی کونین تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پئے اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پئے گا تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر پھر پئے، تو چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا۔ اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا ہے۔ اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا گیا:

Scanned by CamScanner

اے عبدالرحمن ! نہر خبال کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔ (حوالہ سابق)

اللہ اکبر! غور کرو مسلمانو! ہم جو پانی پیتے ہیں اگر اس میں ایک بال یا تنکا پڑ جائے تو ہم اس کو نہیں پیتے۔ کیونکہ ہماری افتاد طبیعت اس کو گوارہ نہیں کرتی۔ جب اللہ رب العزت نے ہمارے اندر احساس کا مادہ اس قدر رکھا ہے تو پھر شراب جیسی سراپا گندگی کو کیوں پیتے ہیں؟ اور اس کا وبال صرف دنیا تک محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ شرابیوں کو دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ اور دوزخیوں کی پیپ پلائے گا۔ اور کسی کا بس اور زور نہیں چلے گا۔ اتنا سب کچھ جاننے کے باوجود ہمارے معاشرے کے افراد بڑی تیزی سے اس برائی کی دَل دَل میں پھنستے جا رہے ہیں۔ الامان والحفیظ۔

امام ابن ماجہ اپنی سنن میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: مجھے میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ شراب نہ پینا۔ کیوں کہ شراب ہر برائی کی جڑ اور کنجی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الاشربہ)

دوسری حدیث حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شراب سے خطائیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں جس طرح درخت سے۔ شراب سے بچتے رہو کیونکہ اس سے برائیاں اس طرح پھیلتی ہیں جس طرح درخت سے درخت۔ (حوالہ سابق)

یعنی جس طرح درخت سے بہت سے شاخیں نکلتی ہیں ٹھیک اسی طرح شراب پینے والے سے بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے شراب کو" ام الخبائث "کہا گیا۔ یعنی برائی کی ماں۔ احادیث نبویہ میں جا بجا اس کا ذکر موجود ہے۔ کہیں فرمایا گیا کہ شرابی بت پرست کی مانند ہے۔ اور کہیں فرمایا گیا: شرابی جو ہمیشہ شراب پیئے گا جنت میں داخلہ سے محروم رہے گا۔ کہیں فرمایا گیا: اس کو نہر خبال سے پیپ پلائی جائے گی۔ کہیں کہا گیا: اس کی نماز نہ توبہ قبول ہوگی۔ سوچو مسلمانو! خدانخواستہ شرابی کی توبہ اگر رد کر دی گئی تو اس کا جہنم

Scanned by CamScanner

کے سوااور کہاں ٹھکانہ ہوگا؟ جہنم کی آگ !اس کے بھڑکتے شعلے۔اس کی ہولناک تاریکی!

انسان تو اتنا کمزور اور نازک ہوتا ہے کہ دنیا کی ذراسی آگ برداشت نہیں کرسکتا۔ اور پھراس دنیوی آگ سے چھٹکارہ بھی ممکن ہے۔مگر جہنم کی آگ، جو سیاہ ہے۔اس دنیوی آگ سے ستر ہزار درجے زیادہ سخت ہے۔اور اس سے نکلنے کا بھی کوئی راستہ نہیں۔

موت کا بھی کوئی تصور نہیں انسان اس کو کیسے برداشت کرسکتا ہے؟

ہم نے سوچا تھا کہ مر کر ہم سکوں پائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔؟

شرابی کی نحوست صرف اس زمین تک ہی نہیں رہتی بلکہ زمین میں جانے کا بعد بھی اس کا وبال جاری رہتا ہے۔

امام ذہبی ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں: کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا، دفن کرنے کے کچھ دن بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سر کے بال سفید ہو چکے ہیں، مہیں نے پوچھا: ائے بیٹے !میں نے تجھے دفن کیا تو تُو بچہ تھا۔یہ بوڑھا کیسے ہوگیا؟اس نے بتایا: ائے میرے والد بزرگوار !میرے قریب ایک ایسے شخص کو دفن کیا گیا جو دنیا میں شراب پیتا تھا،اس کی قبر میں جہنم کی آگ اس شدت سے بھڑکی کہ گرمی کی شدت سے ہر بچہ بوڑھا ہوگیا۔(ص ٩٦ / کتاب الکبائر باب شرب الخمر، للذهبی)

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو ایک اہم چیز عطا فرمائی جس سے انسان کی ساری کلفتیں اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔اور وہ اللہ رب العزت کا مقرب اور وفا شعار بندہ بن کر، نیکوکاروں میں شامل ہو جاتا ہے۔اور وہ دولت ''توبہ'' کی دولت ہے، جس کے لئے اللہ کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔اور جو بندہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔اور اللہ تعالی اسے پاک وصاف فرمادیتا ہے۔اس سلسلے میں سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک واقعہ لکھتے ہیں:

حضرت محمد بن زکریا علابی فرماتے ہیں: ایک رات میں عبد اللہ بن محمد بن عائشہ کے

Scanned by CamScanner

پاس حاضر ہوا۔ وہ مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر گھر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک قریشی نوجوان جو نشے کی حالت میں تھا اس نے ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ عورت چیخی اور مدد کے لئے لوگوں کو آواز دی۔ اس کی آواز سن کر بہت سے لوگ وہاں جمع ہو گئے اور اس نوجوان کو مارنے پیٹنے لگے۔ حضرت ابن عائشہ نے اس نوجوان کو پہچان لیا اور لوگوں سے فرمایا: میرے بھتیجے کو چھوڑ دو۔ اور پھر فرمایا: بھتیجے! میرے پاس آؤ۔ غلام شرم سار ہو کر منہ چھپانے لگا تو آپ نے آگے بڑھ اسے سینے سے لگایا اور فرمایا: میرے ساتھ چلو وہ نوجوان ان کے ساتھ چلا گیا حتی کے اسے اپنے مکان میں لے گئے، اور اپنے ایک غلام سے کہا: اسے رات کو اپنے پاس سلاؤ۔ جب اس کا نشہ اتر جائے تو جو کچھ ہوا ہے اسے اس سے آگاہ کر دینا۔ اور جب تک اسے میرے پاس نہ لاؤ جانے نہ دینا۔ جب نوجوان کو افاقہ ہوا تو جو کچھ ہوا تھا اسے اس سے آگاہ کیا گیا۔ وہ نوجوان شرمایا اور اپنے جرم پر شرم سار ہو کر رونے لگا اور واپس جانے لگا۔ غلام نے کہا کہ انہوں نے حکم دیا کہ میں تجھے ان کے پاس لے جاؤں۔ چنانچہ غلام اسے حضرت عبداللہ بن محمد کے پاس لے گیا۔ انہوں نے فرمایا: تجھے حیا نہ آئی، تو اپنی شرافت سے نہ شرمایا؟ تجھے معلوم نہیں کہ تو کس کا بیٹا ہے؟ اللہ تعالی سے ڈر اور اس حالت سے توبہ کر۔ غلام سر جھکا کر رونے لگا، اور پھر سر اٹھا کر کہا: میں نے اللہ سے ایک عہد کیا ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔ میں آئندہ کبھی نبیذ نہیں پیوں گا اور یہ تمام چھوڑ دوں گا۔ میں توبہ کرتا ہوں کہ۔ انہوں نے فرمایا: میرے قریب آؤ پھر اس کا سر چوما اور فرمایا میرے بیٹے تم نے اچھا کیا۔ چنانچہ وہ غلام اس کے واقعہ کے بعد آپ کے پاس رہنے لگا اور آپ سے احادیث نقل کرنے لگا۔

(ص ۵۲،۵۳/۷/ج ۲/احیاء العلوم)

اللہ تعالی قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

”وهو الذی یقبل التوبة عن عباده و یعفو عن السیات ویعلم ما تفعلون“ (سورۂ شوریٰ ۲۵)

Scanned by CamScanner

اور وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے، اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "انما التوبة على اللّٰه للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون من قريب." (سورہ النساء / ۱۷)

بے شک اللہ تعالی ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی میں برائی کر بیٹھتے ہیں، پھر جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔

بعض عارفین فرماتے ہیں کہ بندے کے پاس اللہ تعالی کے دو دوراز ہیں جو بطور الہام اسے بتاتا ہے۔ ایک یہ کہ جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں نے تجھے دنیا میں پاک اور طاہر بھیجا ہے، اور تیرے پاس زندگی بطور امانت رکھی ہے۔ تو میں دیکھوں گا تو کس طرح اس کی حفاظت کرتا ہے۔

دوسرا یہ کہ جب اس کی روح پرواز کرتی ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو نے میری امانت کی حفاظت کیسے کی؟ کیا تو میری اس ملاقات تک وعدہ پر قائم رہا؟ تو میں بھی اپنا وعدہ پورا کروں۔ یا تو نے اسے ضائع کر دیا تو میں مطالبے اور عذاب کے ذریعہ تجھ سے ملاقات کروں گا۔ (ص ۳۹ / ۴۰ ج ۴ / احیاء العلوم)

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کا دست رحمت توبہ کے ساتھ کشادہ ہوتا ہے، اس بندے کے لئے جو رات سے صبح تک اور صبح سے شام تک گناہ کرتا ہے حتیٰ کے سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔ (کتاب التوبہ / صحیح مسلم)

یعنی اللہ تعالی نے ہر گنہ گار کے لئے اپنا باب رحمت کھول رکھا ہے۔ توبہ کرنے والوں کے لئے اس کی رحمت کے دروازے وا ہیں۔ اب اگر گناہوں نے آپ کو برباد کر دیا ہے تو ناامید نہ ہوں۔ بلکہ در مولی پر آ کر توبہ کر و اللہ تعالی تماری توبہ قبول فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے بیس سال تک اللہ کی عبادت کی۔ پھر بیس سال اس کی نافرمانی کی۔ اس کے بعد ایک دن شیشے میں دیکھا تو

داڑھی میں سفید بال آ گئے تھے۔ اسے یہ برا معلوم ہوا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

اے اللہ! میں نے بیس سال تیری عبادت کی پھر بیس سال تیری نافرمانی کی اگر میں تیری طرف رجوع کروں تو میری توبہ قبول کرے گا؟ تو اس نے ایک کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا لیکن دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کہ تو نے ہم سے دوستی کی ہم نے بھی تجھ سے محبت کی۔ اور جب تو نے ہمیں چھوڑا تو ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا۔ تو نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تجھے مہلت دی اب اگر تو ہماری طرف رجوع کرے گا تو ہم تجھے قبول کریں گے۔

(ص ۴۵/ج ۴ احیاء العلوم)

اسی طرح ایک حبشی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں بے حیائی کے کاموں کا مرتکب ہوتا ہوں۔ کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں قبول ہوگی۔ وہ چلا گیا اور پھر واپس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اللہ مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سن کر اس حبشی نے ایک چیخ ماری اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ (ص ۴۳/ج ۴/احیا العلوم)

یہ روایات گنہ گاروں کو دعوت فکر دے کر بیدار کر رہی ہیں کہ اگر تم سے گناہ ہو جائے تو مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہ ہونا۔ بلکہ اپنے رب کے حضور نیاز بندگی پیش کرنا۔ اللہ کرم فرمائے گا اور تمہاری عادت بد، نیک خصلت میں بدل جائے گی۔

مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک آپ نے ایک نوجوان کو دیکھا جس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ آپ نے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے پیچھے کیا چھپا رکھا ہے؟ اس بوتل میں شراب تھی، نوجوان نے گھبراہٹ اور شرمندگی محسوس کی کہ وہ امیر المؤمنین کو کیسے بتائے کہ اس بوتل میں شراب ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً دل ہی دل میں دعا کی:

اے اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا، آج میری پردہ پوشی فرما لے آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا: اے

امیر المؤمنین ! یہ سرکہ ہے۔آپ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ! جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اس بوتل میں واقعی سرکہ تھا۔(ص ۲۸/۲۷ مکاشفۃ القلوب،الباب الثانی فی التوبۃ)

حضرت سیدنا امام غزالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایک شخص بہت بڑا شرابی تھا۔اس نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کو جمع کیا۔اور اپنے غلام کو چار درہم دیئے اور اسے حکم دیا کہ مجلس کے لئے کچھ پھل خرید لائے۔غلام منصور بن عمار کی مجلس کے دروازے سے گزرا، دیکھا کہ وہ کسی فقیر کے لئے کچھ مانگ رہے تھے۔اور فرمارہے تھے کہ جو شخص اسے چار درہم دے گا میں اس کے لئے چار دعائیں مانگوں گا۔فرماتے ہیں: غلام نے اسے چار درہم دیئے۔ منصور نے پوچھا: تم مجھ سے کیسی دعا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میرا ایک آقا ہے میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔منصور نے دعا مانگی اور کہا: دوسری کون سی دعا ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے ان دراہم کا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔انہوں نے دعا مانگی اور پھر پوچھا اور کون سی دعا؟ غلام نے کہا: اللہ تعالیٰ میرے مالک کی توبہ قبول فرمائے۔منصور نے دعا مانگی اور چوتھی دعا کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا: یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میرے آقا اور باقی قوم کو بھی بخش دے۔منصور نے دعا مانگی اور غلام واپس ہو گیا۔اس کے مالک سے پوچھا تم نے دیر کیوں کی؟ اس نے پورا واقعہ بیان کیا۔اس نے پوچھا منصور نے کیا دعا مانگی؟ غلام نے کہا میں نے اپنے لئے آزادی کا سوال کیا۔اس نے کہا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔پوچھا دوسری کیا دعا مانگی؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان دراہم کا اچھا بدلہ دے۔اس نے کہا کہ تیرے لئے چار ہزار درہم ہیں۔اور تیسری دعا کیا تھی؟ اس نے کہا کہ یہ دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے۔اس نے کہا کہ میں نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں توبہ کی۔اور چوتھی دعا کس چیز کے بارے میں تھی؟ اس نے کہا کہ وہ دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے، تجھے اور قوم اور منصور کو بخش دے۔اس نے کہا کہ یہ بات میرے بس میں نہیں ہے۔جب وہ رات کو سویا تو اس نے خواب میں دیکھا گویا کوئی کہہ رہا ہے۔تم نے وہ سب کام کئے جو تمہارے بس میں

تھے۔اور تمہارا کیا خیال ہے کہ میں وہ کام نہیں کروں گا جو میرے اختیار میں ہے۔میں نے تجھے، غلام کو، منصور بن عمار اور حاضرین کو بخش دیا۔(ص ۳۴۷/۳۴۸/ج ۴، احیاء العلوم)

نشہ چاہے جیسا بھی ہو، وہ حرام ہے۔کیوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسانی معاشرے کو عقل کے ذریعے دیگر بہائم پر فضلیت بخشی ہے۔اب اگر انسان اس کی حفاظت نہ کر سکا اور نشہ کے ذریعہ اپنے حواس کو کھو بیٹھا تو اس میں اور جانوروں میں نشان امتیاز کیا رہے گا؟

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔(سنن ابن ماجه / كتاب الاشربه)

اسی طرح ایک دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شئے نشہ لائے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ سب حرام ہے۔

(ابن ماجه / كتاب الاشربه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہمیشہ شراب پینے والا بت پرست کی مانند ہے۔“ (سنن ابن ماجہ حدیث / کتاب الاشربہ)

اس دور پر فتن میں جو لوگ شراب کو طرح طرح کے حیلے بنا کر پی رہے ہیں۔ان سے مخلصانہ گزارش ہے کہ ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اور غور کریں کہ نام بدلنے سے کسی چیز کی فطرت و حقیقت نہیں بدلتی۔

ان حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ نشہ آور چیز تھوڑی ہو یا زیادہ سب حرام ہیں۔

یعنی شراب کی بوند بوند حرام کر دی گئی ہے چاہے اس سے نشہ ہو یا نہ ہو۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب سے جتنے افراد کا تعلق ہو سب پر لعنت فرمائی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کی وجہ دس آمیوں پر لعنت نازل ہوئی ہے۔

”پینے والے پر، نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے

Scanned by CamScanner

والے پر، لانے والے پر، لیجانے والے پر، جس کے لیجائی گئی اس پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے پلانے والے پر۔" (سنن ابن ماجه، کتاب الاشربه)

ملت کے باشعور فرزندو! غور کرو جس گندی چیز کی وجہ سے دس "۱۰" افراد بیک وقت لعنت خداوندی اور قہر رب ذوالجلال میں گرفتار ہوں۔ ایسی گندی اور غلیظ چیز کو تم کیسے محبوب رکھ سکتے ہو؟ ہماری طبیعتوں میں تو اللہ تعالیٰ نے نظافت کو رکھا ہے۔ سوچو! شراب صرف غلیظ اور ناپاک ہی نہیں بلکہ اس کی وجہ سے دس افراد یکبارگی رحمت خداوندی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تم ان باتوں پر توجہ کیوں نہیں دیتے؟ سوچو تو صحیح جس شراب کو آج تم پی رہے ہو یہ کتنی خباثتوں میں تمہیں الجھا کر تم کو جہنم کی طرف لے جا رہی ہے۔ سنو! جب عذاب کے فرشتے تم کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے تمہارا کوئی حیلہ اور بہانہ کام نہ آئے گا۔ آج تو آپ شراب کو نام بدل بدل کر اپنے حلق میں انڈیل رہے ہو۔ کل یہی شراب کی نحوست تمہارے حلقوم میں دوزخ کی آگ اور پیپ کو انڈلوائے گی۔ اس وقت تم لاچار ہو گے۔ دیکھو عصر رواں کے افراد جس کام کو نام بدل کر انجام دے رہے ہیں۔

غم خوار امت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الاشربہ)

امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پانچ عمل کرے گی تو ان پر تباہی ہوگی۔ جب ان میں باہم لعنت اور ریشم کا لباس پہننے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ وہ لوڈیاں اپنا لیں گے۔ شراب پئیں گے۔ مرد مردوں اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کر لیں گی. (یعنی آپس میں جنسی رابطہ قائم کریں گے۔ جیسے آج دنیا میں لوگ ہم جنس پرستی (Gay) کی تباہی کی طرف جا رہے ہیں اور وہ اس تباہی کے لئے قانونی پناہ کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں)۔

(باب تحریم الفروج رشعب الایمان رامام بیہقی)

امام احمد، بیہقی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

Scanned by CamScanner

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں ایک قوم کھانے، پینے اور لہب لعب پر رات گزارے گی۔ وہ اس حالت میں صبح کریں گے جب کہ انہیں بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا جائے گا۔ انہیں زمین میں دھنسنے اور پتھروں کی بارش کے عذاب کا سامنا ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگ صبح کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آج رات فلاں لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ آج کی رات فلاں کا گھر زمین میں دھنسا دیا گیا۔ ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو گی جس طرح قوم لوط کے قبائل اور گھروں پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ ان پر ضرور بانجھ ہوا چلائی جائے گی۔ جس نے قوم عاد کو ان کے قبائل اور ان کے گھروں میں ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے شراب پی، ریشم کا لباس پہنا، لونڈیوں کو اپنایا، سود کھایا اور قطع رحمی کی۔ **(المستدرک لحاکم / کتاب الفتن والملاحم)**

ابن ماجہ کی ایک اور روایت حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ ایسے ہی گذرتا رہے گا۔ حتی کہ میری امت سے ایک جماعت شراب پیا کرے گی اور اس کا نام تبدیل کر دے گی۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاشربہ)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یعنی شراب کے پینے میں حیلہ سازی اور بہانہ جوئی سے کام لیں گے۔ اور اسے جائز مشروبات، مثلاً شہد کے پانی اور باجرے کے پانی کا نام دیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ تو حرام نہیں ہے۔ کیونکہ نہ یہ تو انگور سے بنے ہیں اور نہ ہی کھجور سے۔ شراب کے جائز قرار دینے سے یہ حیلہ انہیں فائدہ نہ دے گا۔ کیونکہ حکم یہ ہے کہ ہر نشے والی چیز حرام ہے چاہے کسی بھی چیز سے تیار کی جائے۔ (ص ۵۴/ ج ۵/ اشعۃ اللمعات، شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ دہلی)

اس دور میں لوگ اس شراب کو طرح طرح کے نام مثلاً شہد کا شربت یا باجرہ کا شیرہ وغیرہ کہہ کر پی تے تھے۔ اور اب اسکو "بیئر" وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم شراب کہاں پیتے ہیں ہم تو بیئر اور وہسکی پیتے ہیں۔ حالانکہ سب حرام ہیں۔ اس لئے کہ نام

Scanned by CamScanner

بدلنے سے شئے کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔

جس وقت حرمتِ شراب کا حکم نازل ہوا اس وقت اہلیان مدینہ (مدینہ میں رہنے والے) کی شراب کچھ اس طرح تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس وقت شراب حرام کی گئی، اس وقت مدینہ منورہ میں انگور سے بنی ہوئی شراب بہت کم تھی اور ہماری عام شرابیں کچی کھجوروں اور چھوہاروں سے بنی ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الاشربہ، باب الخمر من العنب)

مقام غور فکر ہے کہ صحابہ کرام کا جذبہ عمل کیا تھا؟ ادھر منادی نے ندا کی ادھر ساری شرابیں بہادی گئیں۔ برتن توڑ دیئے گئے۔ کسی کا ذہن اس بات کی طرف نہ گیا کہ یہ شراب ایسی ہے ویسی ہے۔ بس یک لخت اس کو حرام سنتے ہی بہادیا گیا۔ مگر دور فتن کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اس گندگی کو نام بدل کر پی رہے ہیں۔ العیاذ باللہ!

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

اما بعد! شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے، اور وہ پانچ قسموں کی ہوئی ہے۔ انگور کی، شہد کی، کھجور کی، گندم کی، اور جو کی۔ اور سنو! خمر (شراب) وہ ہے جو عقل کو زائل کردے۔

(صحیح بخاری کتاب الاشربہ)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان سے بھی اس کی حرمت کی وضاحت ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس کی حقیقت جان کر محض نام بدل کر یہ گناہ کرتا ہے وہ اللہ کے قوانین کا مجرم ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ایک چیز اور ذہن نشیں رہے کہ شراب نجاست غلیظہ ہے اور جس طرح پیشاب نجاست غلیظہ ہے شراب بھی ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ شراب کی نجاست پیشاب سے ہزار ہا درجہ بری ہے۔ اس گندگی کو قوم مسلم کبھی شوق میں اور کبھی دنیا کے چند حقیر سکوں کے عوض بلا خطر پیا کرتی ہے۔ ایک مسلمان کے لئے اللہ کا فرمان، نبی حکم کا یہی کافی تھا۔

Scanned by CamScanner

مزید یہ ہے کہ اس پر اس کی نحوست، رحمت خداوندی سے دوری، ذلت ورسوائی، پھر آخرت میں جہنم کی آگ! پھر بھی اس گندگی سے نہیں بچتے۔ العیاذ باللہ۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں۔ اور اگر دریا میں شراب کا ایک قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو تو میں اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں۔ (ص ۲۶۰/ج ا/تفسیر کشاف)

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر مجھے تمام روے زمین کی دولت دی جائے تو میں پھر بھی اس کو پیوں گا نہیں۔ کیونکہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں۔

(ص ۴۰/ج ۵/ردالمحتار)

☆☆☆

Scanned by CamScanner

شراب کے دنیاوی نقصانات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن جن چیزوں کو حرام فرمایا ہے ان میں بندوں کا کسی بھی طرح کا کوئی فائدہ نہیں۔ چاہے انسان ان میں بظاہر فائدہ محسوس کرتا ہو۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اس میں فائدے ہی فائدے ہیں، اگرچہ بظاہر انسان کو اس میں نقصان نظر آتا ہو۔ اگر نور باطن اور کامل غور وفکر سے ان کو دیکھا جائے تو ان چیزوں کے حرام وحلال کا فرق انسان کو بخوبی نظر آ سکتا ہے۔

شراب ام الخبائث ہے۔ یعنی برائیوں کی ماں! اس میں دنیوی فائدہ ہے نہ اخروی، بلکہ دنیا وآخرت دونوں میں بربادی اور تباہی ہے۔ اس کے علاوہ شرابی کو کچھ نہیں ملنے والا۔ دنیاوی بربادی تو ہر کس ونا کس پر ظاہر ہے۔ اور آخرت کی بربادی بارے میں قرآن مقدس اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین آپ پڑھ چکے ہیں۔ ہم اب یہاں اس کے دنیاوی نقصانات بیان کرتے ہیں۔

حکما اور ڈاکٹرس کی نظروں میں جو شراب کے نقصانات ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) دفعۃً موت: یعنی شرابی جب شراب پیتا ہے۔ تو بسا اوقات شرابی اس کے اثرات کو برداشت نہیں کرپاتا اور اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے مشاہدے آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور بعض جگہ تو تھوک کے بھاؤ میں لوگ شراب پی کر مرتے ہیں۔

(۲) خناق: جسے ہم عرف عام میں کنٹھ مالا اور کنٹھ روگ بھی کہتے ہیں جو گلے کو خراب کردیتی ہے۔

(۳) دماغی بیماریاں: یعنی شراب سے انسان کو دماغی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں۔ مثلاً مرگی کا مرض، سکتہ کا مرض، جو بالکل انسان کو بے حس وحرکت کردیتا ہے۔ اور انسان مثل مردہ ہو جاتا ہے، جو اکثر شرابیوں پر طاری رہتا ہے۔ ان کو آپ نے کبھی گندگی، کبھی

Scanned by CamScanner

روڈ کبھی نالے اور کیچڑ میں عام طور پر پڑا دیکھا ہوگا۔ یہاں پر ایک واقعہ قارئین کی نذر کرتے چلیں جو افادیت سے خالی نہیں۔

"کہتے ہیں کہ گذشتہ زمانوں میں ایک آرٹسٹ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی زندگی کو ایک وال (دیوار) کے اوپر پینٹ کرنا چاہا۔ تو اس نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بچپنے کے سلسلے میں یہ چاہا کہ پہلے ان کا بچپنا بنائیں۔ لیکن اس کے لئے کوئی مثال ہونا چاہیئے۔ تو اس نے ایک بچہ کو تلاش کیا جو بستی میں سب سے حسین تھا۔ اس آرٹسٹ نے اس بچہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اس کی تصویر بنائی۔ اور پھر کہا: کہ یہ حضرت عیسی کا بچپنا ہے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد اس آرٹسٹ نے اس شخص کا کارٹون بنانا چاہا جس نے حضرت عیسی علیہ السلام کا پتہ ایک بوتل شراب کے بدلے اس وقت کے بادشاہ کو بتایا تھا۔ اسے بہت تلاش کے بعد ایک چہرا ملا۔ انتہائی بھیانک۔ چہرا پراگندہ۔ کپڑے پھٹے ہوئے۔ دونوں جیبوں میں شراب۔ جھومتا جھامتا، پاگل بنا گھومتا۔ شراب کے نشے میں مدہوش ملا۔ اس آرٹسٹ نے اس کو سامنے بٹھایا اور اور پھر ایک تصویر بنائی۔ کئی گھنٹے کے بعد جب تصویر مکمل ہوگئی تو اس شرابی نے آنکھ کھولی دیکھا کہ کوئی اس کی تصویر بنا رہا ہے۔ تو اس نے نظریں اوپر کیں اور کہا: آپ نے اب سے پہلے بھی میری ایک اور تصویر اور بنائی تھی؟ اس نے کہا کب؟ تب اس نے اپنے بچپن کا واقعہ بیان کیا"۔

اس سے پتہ چلا کہ جو انسان بچپن میں اتنا حسین ہو کہ حضرت عیسی کا بچپنا پیش کر سکے۔ جوانی میں شرابی بننے کے بعد اتنا بھیانک ہو گیا کہ اسے دنیا کا بدترین انسان بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ شراب انسان کو اس قدر بھیانک بنا دیتی ہے اس کا تصور اس واقعہ سے کر سکتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اک شرابی کو سرے راہ پڑا کل دیکھا — ہاتھ اور پا میں لگی سرد ہوائیں تو ہلا
ایک کتے نے جو پیشاب کیا تو بولا — ساقیا اور پلا اور پلا اور پلا

یہ شرابیوں کا حال ہوا کرتا ہے جس کا ہم آئے دن مشاہدہ کیا کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

حضرت سیدنا امام ابن ابی الدنیا علیہ ارحمہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرا گزر نشے میں مست ایک شخص کے پاس سے ہوا، وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کررہا تھا اور وضو کرنے والے کی طرح اس سے اپنا ہاتھ دھو رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ''الحمد لله الذی جعل الاسلام نورا والماء طهورا''. ''یعنی تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اسلام کو نور بنایا اور پانی کو پاک کرنے والا۔'' (ص ۲۹۸/ ج ۲/ الزواجر عن اقتراف الکبائر)

یعنی شرابی کو اتنا بھی ہوش نہیں رہتا کہ وہ کیا کررہا ہے اور کس لئے کررہا ہے۔

(۴) لقوہ: شراب کی ایک دین لقوہ بھی ہے یہ وہ مرض ہے جس سے انسان کا چہرہ ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ **(۵) رعشہ:** وہ مرض جس سے انسان کا بدن خود بخود کانپنے لگتا ہے۔

(۶) سرسام: یعنی دماغی ورم کہ شراب نشی کے ذریعہ انسان کا دماغ ورم زدہ ہوجاتا اور پھر دھیرے دھیرے موت کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔

(۷) جنون: یعنی پاگل پن یعنی شرابی جب شراب کی کثرت کرتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انسان بالکل پاگل ہوجاتا ہے۔ (۸) دماغی قوتوں کو کمزور کرنا۔ (۹) اعصاب: یعنی جوڑوں کی کمزوری۔ اس کا مشاہدہ ہم آئے دن کرتے رہتے ہیں کہ توانا اور تندرست انسان جب بری سوسائیٹی میں جاکر وہ شراب کا عادی ہوجاتا ہے تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سوائے ہڈیوں کے دھانچے کے علاوہ کچھ نہیں بچتا ہے اور پھر اس کی موت ہی اسے اس نحوست سے چھٹکارہ دلاسکتی ہے۔

(۱۰) آنکھوں کا درد کان کے امراض۔ یعنی شراب کے اثرات آنکھوں کانوں کو بھی برباد کردیتے ہیں۔ امراض خیشوم، منہ کے امراض زبان کی بیماریاں، دانتوں کی بیماریاں۔ سانس کی بیماریاں۔ یہ تمام بیماریاں شراب کا تحفہ ہیں جو شرابی کو ملا کرتا ہے۔

(۱۱) خفقان: دل دھڑکنا، وحشت ہونا، قوت ہاضمہ کی بربادی، خونی پچس، اور دست، جگر اور تلی پر ورم وسوجن۔ استسقاء یعنی پیٹ بڑھنا، اور پیاس کی شدت، مردانی طاقت قوت کا زوال، بدن سوجنا، یا کسی دگر اعضاء کا سوجنا۔ مرض آکلہ (جس کو رنگنا کا درد

Scanned by CamScanner

بھی کہا جاتا ہے) ایک قسم کی جلدی بیماری۔ مختلف قسم کے بخارات، گردہ اور مثانہ کی پتھری کا سبب، بے اختیار پیشاب کا نکلنا۔ اس کے علاوہ دل دھڑکنا، بے خوابی واضطرابی وغیرہ۔

(ص ۲۳۵ ؍ ج ا ؍ مخزن الادویہ مترجم۔ حکیم مولوی نور کریم ؍ مطبوعہ منشی نول کشور لکھنؤ)

یہ وہ بیماریاں ہیں جو ایک توانا اور تندرست انسان کی زندگی کو چند دنوں میں برباد کر دیا کرتی ہیں۔ بے شمار افراد آج اس کی لت میں پڑ کر جہاں موت کے منہ میں سماتے جا رہے ہیں۔ وہیں بہت سے افراد شراب اور نشہ کی لت میں پڑ کر ان امراض کو دعوت دیتے ہیں۔ جہاں وہ اپنی زندگی برباد کرتے ہیں۔ اور ایک خوش حال گھرانے کو جہنم بنا دیا کرتے ہیں، بے شمار گھروں کو آج اس لت نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ بسا اوقات حالات اس درجہ خراب کر لیتے ہیں کہ اپنے گھروں کو بیچ کر در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ان تمام برائیوں کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح روکا کہ شراب اور نشہ پر "کل مسکر فھو حرام" کہہ کر مکمل پابندی لگا دی۔ اور دنیا کو امن وسکون کی لازوال دولت سے سرفراز فرمایا۔

شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجہ) پر پڑتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے، جس کی وجہ سے گردوں پر اضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخر نڈھال ہو کر انجام کار ناکارہ (Fail) ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں شراب کے استعمال کی کثرت دماغ کو متورم کر دیتی ہے۔ اعصاب میں سوزش ہو جاتی ہے۔ نتیجہ کار اعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ شرابی کے معدہ میں سوجن ہو جاتی ہے، ہڈیاں نرم اور خستہ ہو جاتی ہیں۔ شراب جسم میں موجودہ وٹامنز (Vitamins) کے ذخیرہ کو تباہ کرتی ہے وٹامن B اور C اس غارت گری کا بالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اس کے نقصان دہ اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ کثرت سے شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدت پیاس میں مبتلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عمل تنفس (سانس لینے کا نظام) رک جاتا ہے اور شرابی فوری طور پر موت

Scanned by CamScanner

کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

آج دنیا شراب کی جال میں پھنس کر تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ حکومتی نمائندے ہزا: ہا ہزار جتن کرنے کے بعد بھی شراب اور نشہ کی اس لعنت سے قوم و معاشرے کو پاک کرنے سے عاجز و قاصر نظر آرہے ہیں۔ لاکھ کوششوں کے باوجود آج کے دانشوران ملک و ملت ان برائیوں پر قابو پانے میں ناکام ہیں۔ مغربی دنیا۔ یورپ اور امریکہ جہاں شراب پانی کی طرح بہہ رہی ہے۔ اس کی لعنت سے کراہ رہے ہیں۔

کسی مفکر نے مغربی قوم کی تباہ کاریوں اور بربادیوں کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

شراب کے زہریلے اثرات دیکھ کر یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹرس اور دانشور لرزہ براندام ہیں۔ اس مصیبت سے اپنی قوم کو چھٹکارہ دلانے کے لئے بڑی بڑی مخلصانہ اور حکیمانہ کوششیں کی جارہی ہے۔ حکومتِ امریکہ نے پورے چودہ سال تک شراب کے خلاف زور شور کے ساتھ جہاد جاری رکھا۔ اور اس جہاد میں نشر واشاعت اور پروپیگنڈے کے جدید ترین اور قوی ترین وسائل اختیار کئے، اخبارات، رسائل، لیکچرز، تصاویر، اور فلمیں سبھی شراب سے نفرت دلانے کے لئے برسر پیکار رہے۔ اس عظیم مہم پر حکومت نے تقریباً "چھ کروڑ ڈالر" خرچ کئے۔ پچیس کروڑ پاؤنڈ کا خسارہ برداشت کیا۔ تین سو افراد کو تختہ دار پر لٹکایا۔ پانچ لاکھ سے زیادہ افراد کو قید وبند کی سزائیں دیں۔ بھاری جرمانے وصول کئے، بڑی بڑی جائیدادیں ضبط کی گئیں۔ لیکن یہ ساری چیزیں بے کار ثابت ہوئیں۔ آخر کار حکومت کو اپنی شکست فاش کا اقرار کرنا پڑا۔ اور اس نے شراب نوشی (جس کے خلاف عرصہ دراز تک وہ معرکہ آرا رہی تھی) کو ۱۹۳۳ء میں قانوناً جائز قرار دے دیا۔

(ص ۵۰۸ رج ارتفسیر ضیاء القرآن، از پیر کرم شاہ ازہری، مطبوعہ دہلی)

اسی طرح برطانیہ میں شراب ونشہ پر جو برائے نام پابندی تھی اسے بھی ۱۹۶۱ء میں واپس لے لیا گیا اور اس کی بیخ کنی کے لئے ساری جدو جہد کے ناکام ہوجانے کے بعد اسے قانونی طور پر سند جواز مل گئی۔ (ریڈرز ڈائجسٹ، مئی ۱۹۶۴ء)

دنیا کی حکومتیں اوران کی ساری کوششیں ومحنت رائیگاں ہوگئیں تو وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر منشیات پر دنیا میں کنٹرول اور قابو پانا ہے تو اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کا سہارا ضروری ہے۔اعتراف حقیقت ولیم میور، اسحاق ٹیلر کے الفاظ میں سنیں۔

مشہور مستشرق ولیم میور لکھتا ہے:

''اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی میں جیسا وہ کامیاب ہوا ہے، دنیا کا کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔'' (ص ۵۲۱ ؍لائف آف محمد۔ بشکریہ راشٹریہ سہارا ۲۰ ؍مئی ۲۰۱۶ء)

لندن میں چرچ کانگریس کے ایک اجلاس کے موقع پر ایک ممتاز پادری ''اسحاق ٹیلر'' نے کہا کہ، دنیا میں انسداد مے نوشی (شراب نوشی کو ختم کرنے والی) کی سب سے بڑی انجمن خود اسلام ہے۔ برخلاف اس کے کہ ہماری یوروپین تجارت کے قدم جہاں جہاں پہنچتے جاتے ہیں۔ مے نوشی اور بدکاری اور لوگوں کی اخلاقی پستی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ مغرب میں جگہ جگہ شراب نوشی میں اعتدال کی تبلیغ کرنے والی انجمنیں قائم ہیں۔ سروے کرنے والے میڈیکل ادارے ہیں جو شراب کے نقصانات اور مضر اثرات کے اعداد وشمار شائع کرتے رہتے ہیں پھر بھی شراب نوشی میں کمی نہیں آرہی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں مذہب اور روحانیت ہی مؤثر کردار کر سکتے ہیں اور ان میں بھی اسلام یہ کردار سب سے بہتر اور احسن طور پر ادا کر سکتا ہے۔ (بشکریہ راشٹریہ سہارا ۲۰ ؍مئی ۲۰۱۶ء)

ادھر کچھ عرصہ سے ہمارے ملک ہندوستان کے کچھ صوبوں میں شراب پر پابندی لگی ہے۔ اور حکومتی نمائندے وکارکنان نشہ اور شراب کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں۔ جب کہ کچھ ریاستوں کی نظریں شراب سے حاصل ہونے والی آمدنیوں پر مرکوز ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کی حکومتیں اس کے خلاف قانون بنانے میں پسوپیش میں مبتلا ہیں۔ مگر جن ریاستوں وہاں کی حکومتوں نے پابندی عائد کی ہے وہ اس بنیاد پر کہ اگر اقتدار ہمارے ہاتھوں آیا اور ہم اس پر قابض ہوئے تو شراب پر مکمل پابندی عائد کریں گے۔ اس سیاسی اور انتخابی ہتھکنڈے کے بَل بوتے، ان ریاستوں کی عوام اور بالخصوص وہاں کی پریشان حال

Scanned by CamScanner

خواتین نے کہ جن کے آشیانوں میں شراب اور نشہ کی وجہ سے آگ لگ چکی تھی۔ اور ان کے پورے خاندان اور گھروں کو اس نحوست کی بلا نے اپنی چپیٹ میں لے لیا تھا۔ جب ان خواتین کو شراب و نشہ سے پاک ریاستوں کا تصور کرایا گیا تو انہوں نے ان لیڈروں کو حکومت سازی کا موقع فراہم کیا۔ اور کچھ حد تک وہاں اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں میں ایک نیا ولولہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ مگر یہ سیاسی پینترہ بازی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زیادہ دن چلنے والی نہیں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ حکام اور ریاستی حکومت کے نمائندے کب تک اپنے عہد کے پابند ہوں گے؟۔ جب کہ ابھی چند دنوں قبل صوبہ بہار کے وزیر اعلیٰ کا ایک بیان نگاہوں سے گزرا جس میں انہوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ چاہے میری حکومت کو کتنے ہی مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے۔ اور کتنی ہی مالی مشکلات درپیش آئیں۔ شراب اور نشہ سے پابندی ختم نہیں کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر جب کہ حکومتی سطح پر وہ حجاج کرام کا استقبال کر رہے تھے۔ کہا: ''اے زائرین حرم مدینے والے بابا کے دربار میں بہار اور ہندوستان کے لئے دعا کرنا کہ ہمارا دیش شراب مکت ہو جائے۔''

یہ دنیا کی حکومتوں کا حال ہے۔ مگر آیئے: ذرا پیغمبر امن و رحمت، اسلامی قوانین کے پاسبان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کو دیکھیں کہ انہوں نے معاشرے کو قید و بند کی صعوبتوں سے نہیں گذارا۔ کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا۔ اگر کیا تو صرف اتنا کہ لوگوں کو خودی اور خدا کا پتہ دے کر صراط مستقیم پر چلا دیا۔ ان کی پراگندہ طبیعتوں کو پاکیزگی کا شعور عطا فرمایا۔ اور ایسے افراد کے کانوں میں احکام ربانی کی جب یہ صدا گونجی "فاجتنبوا" تو اس قوم کا جس کو شراب جان سے زیادہ پسند تھی، جو شراب کی رسیا تھی۔ عالم یہ تھا کہ ہاتھوں میں رکھے ہوئے پیالے زمین پر پٹخ دیئے۔ ہونٹوں سے لگے ہوئے جام خود بخود الگ ہو گئے۔ جام و سبو توڑ دیئے گئے، مئے ناب کے بھرے ہوئے مٹکے انڈیل دیئے گئے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں گندے پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔ یہ فرق ہے دنیاوی اور اسلامی تعلیم کا۔

Scanned by CamScanner

یہاں دعوت فکر ہے امت مسلمہ کے ان افراد کے لئے جو نبی امن ورحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر بھی شراب خانوں کی طرف اپنے قدموں کو بڑھا رہے ہیں۔ کیا وہ اپنی زندگی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی طرح گذار رہے ہیں؟ یا دنیا کی تباہ حال قوموں کی طرح! فیصلہ وہی ہے جو ان افراد کا ضمیر کرے گا۔

قرآن مقدس جو کتاب حکمت ہے۔ اس نے انسان کو خود شناسی اور خدا شناسی دونوں کا پتہ دیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"ولقد کرمنا بنی اٰدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا." (بنی اسرائیل/۷۰)

اور بے شک ہم نے بڑی عزت بخشی اولاد آدم (انسانوں) کو۔ اور ہم نے سوار کیا انہیں مختلف سواریوں پر خشکی اور سمندر میں۔ اور رزق دیا انہیں پاکیزہ چیزوں سے۔ اور ہم نے فضیلت دی انہیں بہت سی چیزوں پر، جن کو ہم نے پیدا کیا نمایاں فضیلت پر"

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں انسان کی شرف ومنزلت کا بیان ہے۔ اور پھر بتایا گیا کہ ایسے با عظمت انسانوں کی خورد ونوش کی اشیاء پاکیزہ غذائیں ہیں۔ اور ناپاک وپلید چیزوں سے بچنے کا حکم فرمایا گیا۔ اب انسانی معاشرے پر لازم ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے وقت اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ یہ اللہ کا انعام ہے، جسے میں کھا پی رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی خوش حال جی رہے ہیں۔

اب اس پاک پروردگار کی نافرمانی نہ ہو جس نے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اب مومن بندہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا امین ہوں۔ مجھے اپنے رب کے حضور اس کا جواب دینا ہے۔ یہ دین حنیف کی ہی کرشمہ سازی ہے کہ بندہ کو طاقت کے نشے میں متوالا و اپنے اختیارات وتصرفات کی قوت دیکھ کر بے خود اور مدہوش نہیں ہونے دیتی۔ یہ دین اسلام ہی ہے جو نعمتوں کا صحیح مصرف بیان کرتا ہے۔ وہی ان چیزوں کو

Scanned by CamScanner

کارآمد، بنی نوع انسان کے لئے مفید اور دنیا کے حق میں باعث خیر و برکت بنا تا ہے۔

اس کے برخلاف جو قومیں دین الٰہی کی دولت لازوال سے محروم ہیں ۔اور خدا فراموشی کر کے در بدر کی جادہ پیمائی کر رہی ہیں ۔ان کو نہ خودی کا پتہ ہے اور نہ خدا کا ۔وہ وحشی، حیوانات کی زندگی سے بھی بدتر زندگی گذار رہی ہیں ۔

جب کہ اسلام اور تعلیمات اسلام کا حسن کمال یہ ہے کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آواز پر انسانیت خدائی راستہ پر چل پڑی۔ جب کہ مغربی کلچر میں پھنسی دنیا اور اس کی تعلیمات سے آراستہ قوم، دار و رسن کی منزلوں سے گذرنے کے بعد بھی اپنی منزل کی جانب قدم نہ بڑھا سکی ۔اور اب بھی ہزار نفرتوں کے باوجود۔اور مئے نوشی کے بھیانک نتائج جان کر بھی اس کو ترک نہیں کر پا رہی ہے۔صرف اور صرف تباہی و بربادی اس کا مقدر بن چکی ہے۔

ہزار تحریکوں کے باوجود اس عادت بد سے ان کو نجات کی کوئی راہ سوجھائی نہیں دے رہی ہے۔ بے شمار منصوبے خاک میں مل گئے ۔اور سینکڑوں لیٹریچرز پردہ خفا میں چلے گئے ۔مگر اس برائی سے معاشرے کو نجات نہ ملی ۔اس کے اسباب جو بھی رہے ہوں ۔مگر ایک بنیادی سبب ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں نے مئے نوشی (شراب پینے) اور مئے نوشوں (شراب پینے والوں) پر پابندی لگائی ۔جب کہ مئے (شراب) کو پابندی سے آزاد رکھا۔ بے شمار کوششیں شرابیوں کو شراب سے بچانے کے لئے کی گئیں۔مگر شراب پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ جس کے نتیجے میں ان کو یہ برے وقت کا سامنا کرنا پڑا۔

ایک مفکر نے لکھا ہے کہ لادینی حکومتیں دراصل ایک ترقی یافتہ منظّم اور محفوظ تجارتی ادارے ہیں ۔یہ حکومتیں بنیادی و اصولی طور پر نفع پہونچانے کے لئے نہیں، بلکہ نفع اٹھانے کے لئے قائم ہوتی ہیں ۔وہ سرے سے کوئی اخلاقی پیغام اور اصلاحی مقصد نہیں رکھتیں ۔نہ ان کے پیش نظر ملک یا قوم کی اخلاقی و روحانی ترقی، انسانوں کی ہدایت اور انسانیت کی حقیقی خدمت و بہبود ہوتی ہے ۔قدرتی طور پر ان کی اصل توجہ آمدنی کے ابواب، نفع اٹھانے کی تدابیر اور سرکاری محاصل و مطالبات کی طرف ہوتی ہے، اس غرض کے لئے وہ بے تکلف

Scanned by CamScanner

اخلاق وشرافت کے اصولوں کونظر انداز کردیتی ہیں اور اخلاقی تعلیمات ومصالح کوپس پشت ڈال دیتی ہیں۔ جہاں کہیں اخلاقیات ومالیات کا تصادم ہوتا ہے، وہاں وہ مالیات کوترجیح دیتی ہیں۔ ہر مسئلہ میں ان کا نقطہ نظر معاشی و اقتصادی ہوتا ہے۔اس طرز کی حکومتیں بد اخلاقی و بے حیائی کی بہت سی قسموں کو کچھ قانونی قیود کے ساتھ (جو جرائم کا سد باب نہیں کرتی بلکہ ان کوصرف نظم وضابطہ میں لے آتی ہیں) جائز قرار دیتی ہیں۔عصمت فروشی کا پیشہ ان کی حکومت میں قانونا جائز ہوتا ہے۔وہ خود وسیع پیمانہ پر اور منظّم طریقہ پر سودی کا روبار کرتی ہیں۔مہذب ناموں سے جوے کی اجازت ہوتی ہے۔ناموں کی تبدیلی اور بعض ایسے قیود کے ساتھ جوحکومت کے مفاد کومحفوظ رکھتے ہیں۔بہت سے اخلاقی جرائم جائز ہوتے ہیں۔شراب کی نہ صرف اجازت ہوتی ہے بلکہ حکومت بعض اوقات اس کی تجارت اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے، اوراس کے خلاف جدوجہد کرنے والے کوسزادیتی ہے۔ سینما اور فلم سازی کی صنعت جواپنی موجودہ روح اور شکل میں ام الجرائم اور قوم میں بداخلاقی کا رجحان اور شہوانی میلان پیدا کرنے کی سب سے بڑھ کر ذمہ دار ہے۔حکومت کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ سمجھی جاتی ہے، اوراس کے اخلاقی نقصانات کو جانتے اور دیکھتے ہوئے بھی حکومت اس کوروک نہیں سکتی۔ (۱۲۵۱/۲۵۰ اسلامی دنیاپر مسلمانوں کے عروج زوال کا اثر،مطبوعہ لکھنؤ)

اس کے برخلاف جوحکومتیں منہاج نبوت پر قائم ہوتی ہیں، ان کی بنیاد تجارت کے بجائے ہدایت پر ہوتی ہے۔خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز نے اپنے ایک عامل سے (جس نے ان کے طرز حکومت کی وجہ سے آمدنی میں تخفیف اور حکومت کے مالی نقصان کی شکائت کی تھی) فرمایا: ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہادی بنا کر بھیجے گئے محصل بنا کرنہیں بھیجے گئے۔“ اس ایک مختصر سے جملہ میں دینی حکومت کا پورا اصول سیاست اور طرز حکمرانی بیان فرمادیا۔ (ص ۲۵۲/ اسلامی دنیاپر مسلمانوں کے عروج زوال کا اثر،مطبوعہ لکھنؤ)

یہ واضح فرق ہے اسلامی قوانین اور دنیوی قوانین میں۔ کہاں وہ عظیم تعلیم تھی کہ ایک آواز پر پوری ملت نہ صرف شراب! بلکہ شراب خانوں اور شراب کے برتنوں تک کوتوڑکران

Scanned by CamScanner

سب سے نفرت کرنے لگی۔اوران سب سے بے زاری کا اعلان کردیا۔اور پھر کبھی اس کی طرف ذہن وخیال تک نہ گیا۔اورایک آج کی تحریکیں،اور خلاف منشیات تعلیمیں! ہزاروں نہیں لاکھوں اخراجات کے بعد بھی بے سود اور لا حاصل ہو کر رہ گئیں۔اور وہ مئے نوشی کرنے والوں کے سامنے عاجز ودر ماندہ نظر آرہی ہیں۔

ایک بیان کے مطابق بین الاقوامی سطح پر (350000000) پینتیس کروڑ لوگ نشے کی لت کا شکار ہو کر دھیرے دھیرے ایک دردناک انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ان میں سے ہر سال 80/90 لاکھ کے قریب افراد جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔عصری تعلیمی اداروں اور ماڈل طبقہ میں اس کا بڑھتا رجحان تشویش ناک امر ہے۔کیا یہ حیرت انگیز انکشاف نہیں ہے کہ ہندوستان میں نشہ کے عادی افراد میں 77 فی صد 11 سے 18 برس کی عمر کے بچے ہیں۔

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق عالمی تنظیم صحت (W.H.O) کہتی ہے: کہ ہر سال تمباکو نوشی سے دنیا بھر میں تقریبا ۶/ ملین افراد کی موت ہوتی ہے۔ڈاکٹرس کا کہنا ہے کہ سگریٹ پینے والوں کی عمر دس سال کم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی عمر سے دس سال پہلے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔عالم یہ ہے کہ اب خواتین بھی سگریٹ نوشی کی عادی ہوتی جا رہی ہیں۔سروے کے مطابق ۷۰/ فیصد لوگوں کو تمباکو استعمال کرنے کی عادت سگریٹ نوشی سے لگی ہے، ۹۰/ فیصد کا خیال تھا کہ انہوں نے اسے چھوڑنے کی کوشش نہیں کی۔تمباکو استعمال کرنے والے دو تہائی افراد کا خیال تھا کہ گزشتہ دو تین برسوں میں انہوں نے کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی، تمباکو کے برے اثرات کے بارے میں پوچھے جانے پر ۸۰/ فیصد نے کہا کہ اس انہیں پھیپھڑے، بند گلے کا کینسر کا خطرہ ہے۔

ایک سروے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 78.5/ فیصد نشہ کرنے کی عادت 16 برس کی عمر میں پڑتی ہے۔جس کے لئے عموما کالج اور ہاسٹل کی آزادانہ زندگی کو ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے 2003 میں بنے قانون کی رو سے تعلیمی ادروں

کے اردگرد 100 میٹر دوری تک کسی بھی طرح کی نشیلی اشیاء کی خرید وفروخت ممنوع قرار دی گئی تھی۔ (بڑی احمقانہ بات ہے اس قانون سے کس کا بھلا ہوگا؟ کیا غور کیا کہ جو بچہ ایک کلو میٹر پیدل چل کر اسکول پہنچ سکتا ہے کیا وہ سو میٹر کی دوری طے کر کے اس مہلک زہر کو نہیں خرید سکتا؟ پھر اس قانون کا مطلب کیا ہوا؟ اگر واقعی اس مہلک مرض سے قوم کو نجات دینی ہے۔

حکومت قوم کے بچوں سے پیار کرتی ہے، تو منشیات پر قطعی پابندی عاید کرے۔ اور اس کے ہر اس راستہ پر روک لگائے جو قوم کے بچوں اور دیش کے مستقبل کو شراب اور دگر منشیات کی طرف لے جاتا ہو۔ جیسا کہ اسلام نے پابندی عائد کی ہے) اس کے علاوہ مرکزی وزارت برائے سماجی حقوق وانصاف 86-1985 سے اس کے لئے بظاہر فکر مند نظر آتی رہی ہے۔ وزارت کی طرف سے تقریبا سات سو مراکز اور تنظیمیں اس کے انسداد کے لئے سرگرم ہیں۔ لیکن نتیجہ صفر ہے۔ بلکہ نشے کے عادی افراد کی تعداد کم ہونے کے بجائے ہر سال بڑھتی ہی جارہی ہے۔

منشیات کا استعمال صرف جسمانی اذیت وبربادی کا ہی باعث نہیں، بلکہ اس کی وجہ سے نسلیں تباہ ہورہی ہیں۔ انسانی قدریں پامال ہورہی ہیں۔ گھر بکھر رہے ہیں۔ خاندان اجڑ رہے ہیں۔ رشتے ناتے ٹوٹ رہے ہیں۔ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غیر طبعی اموات کا سلسلہ دراز سے دراز ہوتا جارہا ہے۔ انسانی جان بے قدر و قیمت ہو کر رہ گئی ہے۔ بھلے چنگے افراد اس کے عادی بن کر معذور اور ناکارہ بن رہے ہیں۔ انسانیت کراہ رہی ہے۔ اولاد آدم سسکیاں لے رہی ہے۔ یہ سب اسی نشہ کی کرشمہ شازی کا نتیجہ ہے۔

اب یہاں پر نشہ آور دوسری چند چیزوں (مثلاً بھنگ، افیون، تمباکو وغیرہ) پر بھی روشنی ڈالتے چلیں جو "کل مسکر فھو حرام" کے قبیل سے ہیں۔ تاکہ ہمارے اسلامی بھائی ان چیزوں سے بھی بچ کر اپنے آپ کو گناہوں اور ہولناک موت سے بچا سکیں اور اپنے ہاتھوں اپنی قیمتی زندگی کو تباہ وبرباد نہ کریں۔

Scanned by CamScanner

بھنگ (بھانگ)

بھنگ کیا ہے؟ اس کے متعلق علامہ سید مرتضیٰ زبیدی بلگرامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بھنگ ایک مشہور بوٹی ہے جو اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے۔ یہ حشیش کی غیر ہے۔ یہ عقل کو ماؤف کر دیتی ہے اور جنون لاتی ہے۔

(ص ١٠ج ٢، تاج العروس۔ از سید محمد مرتضیٰ حسین زبیدی بلگرامی متوفی ١٢٠٥ھ مطبوعہ بیروت)

حضرت شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بعض علماء نے بھنگ کے دنیاوی اور دینی نقصانات کی تعداد ایک سو بیس (١٢٠) تک گنوائی ہے۔ یہ تفکرات اور اندیشوں کو جنم دیتی ہے،

جسمانی رطوبتوں کو خشک کر دیتی ہے، اور جسم کو گرم بیماریوں کی آماجگاہ بنا دیتی ہے۔

دنیائے اسلام کے مشہور طبیب محمد بن زکریا نے کہا: کہ بھنگ کو کھانا دردسر کا باعث ہے، منی (مادۂ تولید) کو خشک کر دیتا ہے۔ تفکرات، خلل دماغ، دق، سل، علت المشائخ (مفعولیت) استسقاء اور اچانک موت آنے کا سبب ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے شراب کے تمام نقصانات حشیش میں موجود ہیں۔ بھنگ نشہ آور ہے اور عقل کو برباد کر دیتی ہے اس سے گفتگو کا توازن بگڑتا ہے اور دل میں پوشیدہ رکھنے والی باتیں زبان پر آجاتی ہیں۔

ابو العباس ابن تیمیہ نے کہا: صحیح بات یہ ہے کہ بھنگ شراب کی طرح نشہ آور ہے کیونکہ اس کے کھانے سے نشہ اور دماغی فتور لاحق ہو جاتا ہے۔

(٢٩٨/ج ٣/اشعۃ اللمعات، از شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی)

بھنگ کے بارے میں علامہ امام ابو عبد اللہ محمد بن بدر الدین زرکشی شافعی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک رسالہ کا خلاصہ لکھا ہے جو افادیت سے خالی نہیں۔ ہم اس کا یہاں تذکرہ مناسب سمجھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

(۱) اس کا نام کیا ہے؟ اور اس کا ظہور کب ہوا؟ اطباء اسے قنب ہندی کہتے ہیں۔ فارسی میں اسے کنب کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اسے ورق سدانج غبیر اور قلندریہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا ظہور ۵۵۰ھ میں حیدر نام کے ایک شخص کے ہاتھ پر ہوا۔ اسی لئے اسے حیدریہ کہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہوا کہ یہ شخص اپنے ساتھیوں سے بھاگ کر جنگل میں چلا گیا۔ اس عالم میں یہ حیران و پریشان و سرگرداں تھا کہ اچانک اس کا گزر اس پودے پر ہوا۔ اس نے دیکھا کہ ہوا بند ہے اس کے باوجود اس پودے کے پتے حرکت کر رہے ہیں۔ اس نے سوچا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ اس نے کچھ پتے توڑ کر کھائے تو اسے سرور محسوس ہوا۔ پھر اپنے ساتھیوں کو یہ بات بتائی اور کچھ پتے انہیں بھی کھلائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: کہ اس کا ظہور احمد ساری قلندری کے ہاتھ ہوا۔ اسی لئے اسے قلندریہ کہتے ہیں۔ ابوالعباس ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ ائمہ اربعہ اور دیگر متقدمین علماء نے اس کے بارے میں کلام نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے زمانے میں اس کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس کا ظہور تاتاریوں کے دور حکومت میں چھٹی صدی کے آخر میں ہوا۔

(۲) انسانی جسم اور عقل کے لئے اس کے نقصانات؟ بعض حکماء نے اسکے ایک سو بیس (۱۲۰) دینی اور دنیوی نقصانات شمار کئے ہیں۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ تفکرات اور اندیشوں کو جنم دیتی ہے۔ تفکرات مزاج میں گرمی پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ بعض اوقات یہ گرمی، طبعی حرارت پر غالب آجاتی ہے اور اسے جسم سے نکال دیتی ہے۔ پھر یہ عارضی گرمی بدن پر غالب آکر اس کی رطوبتوں کو خشک کر دیتی ہے اور جسم کو گرم بیماریوں کی آماجگاہ بنا دیتی ہے۔

عالم اسلام کے مشہور طبیب محمد بن ذکریا نے کہا: کہ ورق شہدانہ بستانی (بھنگ کا کھانا) دردسر کا باعث بنتا ہے۔ منی کو خشک کر دیتا ہے، موجب تفکرات ہے۔ ناگہانی موت خلل دماغ، دق، سل، علت المشائخ (مفعولیت) اور استسقاء کا باعث بنتا ہے، بعض علماء نے کہا کہ جو نقصانات شراب میں ہیں، وہ تمام حشیش میں بھی موجود ہیں، دگر جسمانی اور روحانی

Scanned by CamScanner

مضرتیں (نقصانات) اس کے علاوہ ہیں، پھر انہوں نے اس کے بے شمار نقصانات شمار کیے، جن میں سے کچھ اس رسالے میں بیان کیے گئے ہیں۔

(۳) یہ نشہ آور ہے اور عقل کو برباد کرتی ہے۔ نباتات کے ماہرین اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نشہ آور ہے۔ وہ کہتے ہیں: کہ اس کی ایک قسم ایسی ہے جو صرف مصر میں پائی جاتی ہے اور باغات میں کاشت کی جاتی ہے۔ ایک یا دو درہم کی مقدار کھالی جائے تو تیز سر درد پیدا کرتی ہے اور اگر زیادہ مقدار میں کھالی جائے تو عقل ہی الٹ جاتی ہے۔ یہی کیفیت سکر کی تعریف میں معتبر ہے، کچھ لوگوں نے یہ بوٹی کھائی تو ان کی عقل خبط ہوگئی اور ان کی ہلاکت کا باعث بن گئی۔

فقہاء کی ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ یہ بوٹی نشہ آور ہے۔ اس سے گفتگو کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ دل میں پوشیدہ رکھنے والی باتیں زبان پر آجاتی ہیں۔ بعض لوگوں کی تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ زمین و آسمان اور مرد و زن میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں: ایک شخص یہ بوٹی کھایا کرتا تھا اس نے زمین پر چاند چمکتا ہوا دیکھا اور یہ خیال کیا کہ یہ دریا ہے اس نے بڑی کوشش کی مگر وہ اس میں چھلانگ نہ لگا سکا۔

ابو العباس ابن تیمیہ نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ شراب کی طرح نشہ آور ہے۔ کیوں کہ اس کے کھانے والے کو نشہ اور دماغ کا فتور لاحق ہو جاتا ہے۔ برخلاف خراسانی اجوائن کے کہ وہ نشہ نہیں لاتی اور کھانے کی خواہش پیدا نہیں کرتی۔

(۴) بھنگ کا حکم یہ ہے کہ وہ حرام ہے کیوں کہ کتاب وسنت کی نصوص سے ثابت ہے کہ نشہ آور چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔ اس کے علاوہ اس میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں، جو شراب کے حرام ہونے کا سبب ہیں۔ مثلاً اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روکنا، اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد ہے: "ویحرم علیکم الخبائث" ﴿القرآن﴾ (ہمارے محبوب ان پر خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں) اور عقل کو فاسد کرنے والی شئی سے زیادہ خبیث اور کون سی چیز ہوگی؟۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور جسم کو ڈھیلا کرنے

Scanned by CamScanner

والی چیز سے منع فرمایا ہے۔اس سے پہلے احادیث گزر چکی ہیں۔ قِرانی اورابن تیمیہ نے اس کی حرمت پر اجماع کا دعوی کیا ہے۔اور کہا ہے کہ جو اسے حلال جانے وہ کافر ہے۔ علامی بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے اس دعوی میں کلام کیا ہے کیوں کہ اس کی حرمت دین میں بداہۃً معلوم نہیں ہے، لہذا اس کا انکار کفر نہیں ہوگا۔

(۵) بھنگ پاک ہے یا پلید (ناپاک)؟ یہ اس گذشتہ تحقیق پر مبنی ہے کہ یہ نشہ آور ہے یا نہیں؟ کیوں کہ جن حضرات کے نزدیک یہ نشہ آور ہے، ان کے نزدیک قیاس یہ کہتا ہے کہ اسے ناپاک قرار دیا جائے۔لیکن شیخ تقی الدین بن دقیق العید نے فیصلہ کن انداز میں کہا ہے کہ یہ پاک ہے۔اور کہا کہ اس پر اجماع ہے۔لیکن حق یہ کہ حشیش کی نجاست کے بارے میں دو قول ہیں۔اول پاک، دوم ناپاک، حشیش کے بارے میں قیاس یہ کہتا ہے کہ وہ پاک ہے کیوں کہ نباتات میں سے کوئی بھی پلید نہیں ہے، ہاں جسے پلید پانی دیا گیا ہو وہ پلید ہے۔(واضح رہے کہ یہ شوافع کا مذہب ہے) احناف کے مذہب کے مطابق قیاس یہ ہے کہ وہ نجاست خفیفہ کے ساتھ پلید ہے۔

(٦) کیا بھنگ کھانے والے پر قاضی اسلام حد جاری کرے گا؟ کیا اس میں حد واجب ہے یا نہیں؟ تو صحیح یہ ہے کہ چونکہ اس میں نشہ پایا کا تا ہے اس لئے حد واجب ہے ، کہ یہ بھی شراب کی طرح نشہ آور ہے کیونکہ اس کے کھانے سے نشہ اور دماغی فتور لاحق ہو جاتا ہے۔(۲۷/۷/۲۸/ج ۴/اشعۃ اللمعات، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی)

حشیش

حشیش کیا ہے؟ اس کے متعلق آیئے علامہ زبیدی علیہ الرحمہ سے پوچھتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

حشیش ایک قسم کی سوکھی گھاس ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سبز گھاس کو حشیش کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔(ص ۲۹۸/ج ۴ تاج العروس)

Scanned by CamScanner

علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں:

حشیش بھنگ کے علاوہ ایک قسم کی گھاس ہے یہ ہلاک تو نہیں کرتی لیکن اعضاء کو بے حس کر دیتی ہے۔ سستی اور کاہلی پیدا کر دیتی ہے، اور اس کی تاثیرات مذموم ہیں۔ اس لئے اس کے کھانے کے حرام ہونے پر متاخرین کا اجماع ہے۔ (ص ۳۳۶ رج ۴، بنایہ از علامہ عینی)

افیون (افیم)

افیون ایک لیس دار عرق کا خشک ہوا مادہ ہے جو پوست (خشخش) کے ڈوڈے سے نکالا جاتا ہے۔ اس کے متعلق علامہ ابن شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''افیون خشخش کا عرق ہے اگر کوئی شخص مسلسل چار دن کھائے تو اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کو چھوڑنے سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ جسم میں ایک سوراخ کر دیتی ہے جو افیون کے سوا اور کسی چیز سے نہیں بھرتا۔

(ص ۴۰۵ رج ۵ رردالمحتار لابن عابدین الشامی، مطبوعہ استنبول)

افیون بھی حرام ہے۔ کیونکہ یہ نشہ آور ہے اعضاء کو سست اور ڈھیلا کر دیتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ دینے والی اور اعضاء کو ڈھیلا کر دینے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابوداؤد در کتاب الاشربہ)

البتہ قلیل مقدار میں افیون بطور دوا استعمال کی تو جائز ہے۔ اسی لئے افیون کو تریاق (یعنی زہر کو دفع کرنے والی) بھی کہتے ہیں۔

تمباکو

تمباکو کے نقصانات بارے میں کسی تبصرے کی ضرورت نہیں، ہر کس و ناکس اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ تمباکو چاہے کسی طرح سے استعمال کیا جائے مضر صحت ہے۔ چاہے وہ

Scanned by CamScanner

بیڑی، سگریٹ، حقہ، پان، یا پھر صرف تمبا کو کھائی جائے۔ اس سے نقصان ہی ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ جو لوگ تمبا کو استعمال نہیں کرتے ان کے مقابلے میں تمبا کو استعمال کرنے والوں میں موت زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ شرح اموات ۷۰% زاید ہے۔

(ص ۲۱۲ / ج ۲ / شرح صحیح مسلم کتاب الاشربہ / علامہ غلام رسول سعیدی)

محققین کا کہنا ہے کہ ایک سگریٹ پینے سے بدن میں تقریباً پانچ ڈگری حرارت کم ہو جاتی ہے۔ خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہے۔ آکسیجن کی سپلائی کم ہو جاتی ہے جس سے زکام ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اور آگے چل کر لقوہ وغیرہ بھی ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر لائنس نے (جنہیں دو بار نوبل پرایز مل چکا ہے) تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر آپ دن میں بیس سگریٹ پیتے ہیں اور آپ کی عمر پچاس سال ہے تو آپ جان لیں کہ آپ کی حالت ۵۸ سالہ بوڑھے جیسی ہوگی۔ اس کے مقابلے میں جو سگریٹ نہیں پیتا۔ گویا ہر سگریٹ آپ کی زندگی میں سے ۱۴۔۱۴ منٹ کمی کرتی چلی جاتی ہے۔

ایک اور امریکی سرجن کا دعویٰ ہے کہ سگریٹ پینے والوں کی بڑی تعداد (سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلے میں) خون کی سریانیں سکڑنے پھیپھڑوں کے کینسر، کھانسی، دمہ اور امراض قلب سے مرتی ہے۔

آپ کی ہر معیاری سگریٹ کے کش میں "کاربن مونوں آکسائڈ اور ہائیڈروجن سائینائڈ" ہوتا ہے۔ یہ دونوں گیس زہریلی ہیں۔

یاد رکھیں! کہ نکوٹین (NICOTINE) ایسا زہر ہے جو کیڑے مارنے کے کام آتا ہے۔ جس کے استعمال سے ایک قسم کی حرکت محسوس ہوتی ہے جو بعد میں ڈپریشن کا باعث ہوتی ہے۔ اور اس سے ایک قسم کی شکر بدن میں بنتی ہے جو بھوک کو ختم کر دیتی ہے اور اگر اسے ترک کیا جائے تو بھوک واپس لوٹتی ہے۔

(ص ۹ / تا ۱۲ / سگریٹ نوشی چھوڑیے / مطبوعہ پاکستان)

Scanned by CamScanner

بجلی سگریٹ

(Electric/Cigarette)

آج کل معاشرے میں ایک اور چلن عام ہو رہا ہے۔ جس کو عام طور پر لوگ استعمال کر رہے ہیں اور بچے بھی بڑی تیزی سے اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ والدین بھی اس کو محض ایک کھلونا سمجھ کر یا پھر بچوں کی باتوں پر اعتبار کر کے اس پر کچھ دھیان نہیں دیتے ہیں۔ وہ ہے بجلی سگریٹ (Electronic/Cigarette) جو کافی حد تک بچوں کو نشہ کا عادی بنانے کا کام انجام دے رہی ہے۔ لوگ اس کو ہلکہ سمجھ کر خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی تباہی میں ڈھکیل رہے ہیں۔ (Electronic/Cigarette) ہے کیا؟ اس کو بھی سمجھتے چلیں۔

اس سگریٹ میں دھواں نہیں ہوتا، بلکہ بھاپ (Vapour) ہوتا ہے اسے بھاپ (viping) کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اس میں e-liquid جیسے Nicotine، Propylene Glycol,Glycerin کا استعمال کیا جاتا ہے جو بدن انسانی کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اس کے الگ الگ جزیات کو بھی سمجھ لیں۔ (Nicotine) ایک زہریلا مادہ ہے، جو نشہ کرتا ہے اس سے دھیرے دھیرے آدمی موت کے قریب ہوجاتا ہے۔ (Glycerin) ایک چپ چپا مادہ بظاہر نقصان نہیں مگر دوسروں کے ساتھ مل کر یہ بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ (Propylene Glycol) جب Glycerin میں شراب کو ملا دیا جاتا ہے تو وہ Propylene Glycol بن جاتا ہے۔ جسے پھر نشہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ انسان کی صحت کو آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتا رہتا ہے اور پھر انجام کار بھیانک موت!

لہٰذا اس بجلی سگریٹ (Electronic Cigarette) سے خاص طور سے اپنے بچوں کو بچائیں اور ان کی کڑی نگرانی کریں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بڑھاپے کا سہارا باپ کے

Scanned by CamScanner

کاندھوں پر سوار ہو کر قبرستان نہ چلا جائے۔

آج دنیا میں ہزار ہا ہزار افراد تمبا کو نوشی کر کے اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈھکیل رہے ہیں، اور بڑی خوشی سے اس میٹھے زہر کو اپنی گاڑھی کمائی سے خرید کر اپنی زندگی اس کی نذر کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ اگر زندہ بچ گئے، ان کو طرح طرح کے امراض جکڑ لیا کرتے ہیں۔ اور درد سر، حافظے کی کمزوری، سکتہ، فالج، بے خوابی، دیوانگی، کھانسی، دمہ اور یرقان جیسی مہلک بیماریاں ان کو آسانی سے اپنا شکار بنا لیتی ہیں۔

جدید تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تمبا کو کے استعمال سے جسم پیلا، سست اور رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ زبان پر مسلسل سنسناہٹ اور میٹھی میٹھی کھجلی کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ نکوٹین کا زہر اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ ایسی صورت میں زبان میں سرطان کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اتنا معلوم ہونے کے بعد اگر یہ کہا جائے تو بالکل صحیح ہے کہ انسان کو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بموں سے اتنا خطرہ نہیں جتنا سگریٹ نوشی سے ہے۔

عجیب المیہ ہے کہ انسان ''تمبا کو'' کی ان تباہ کاریوں کو جان کر بھی بڑی خوشی سے اس زہر ہلاہل کو خرید رہا ہے اور اپنی زندگی (جو قدرت کا انعام ہے) کو برباد کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی صحت کے لئے اتنا فکر مند رہتا ہے کہ ہزاروں جتن کرتا ہے کہ مجھ کو کوئی بیماری نہ ہو۔ ایسے دانش مند انسان کی فکر و عقل پر آنسوں نہ بہائے جائیں اور ماتم نہ کیا تو اور کیا کیا جائے؟

اب تو المیہ یہ ہو گیا ہے کہ لوگ اس کو ایک فیشن سمجھ کر چائے کھانوں۔ بازاروں، اسٹیشنوں، کالجوں اور دانشگاہوں، اسپورٹس قلبوں، حتی کہ قبرستانوں اور ریل گاڑی، بس وغیرہ میں ڈھڑلے سے استعمال کر رہے ہیں۔ (سائینس میگزین)

جدید تحقیقات بتاتی ہیں کہ زیادہ تر اموات سگریٹ نوشی سے ہوتی ہیں۔ امریکہ وغیرہ میں سگریٹ نوشی کرنے والوں کی سالانہ اموات (3,90000) تین لاکھ نوے ہزار ہے جن میں ایک تہائی لوگ ان کی بیماری سے مر جاتے ہیں۔ ان حضرات کے دھوئیں

Scanned by CamScanner

کے اثرات سے رگ اور ریشے اس حد تک بے کار ہو جاتے ہیں کہ بائی پاس آپریشن کرانا پڑتا ہے۔ (دی نیوز انٹرنیشنل ۲۴ مئی ۱۹۹۹ء)

ایک اور مرض جس میں آج بہت سے لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔ نیند میں خراٹے لینا۔ محققین کا کہنا ہے کہ سگریٹ گلے کی جھلیوں کو سوجنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی کرنے والے ۲۴ رفیصد افراد بہت بلند آواز میں خراٹے لینے کے عادی ہوتے ہیں۔

کتنے نادان ہیں وہ لوگ! جو ایسی مہلک چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔ بارہا کا مشاہدہ ہے کہ تمباکو استعمال کرنے والے طبیعت کے آگے مجبور ہوتے ہیں کہ کسی سے بھی مانگ کر اس سے اپنے نفس کو تسکین دیتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اپنے آپ کو اتنا حقیر و ذلیل کر ڈالتے ہیں کہ کسی گندے یا ایسے فرد کے پاس جا کر جن کو اور اوقات میں اپنے پاس بٹھانا بھی گناہ تصور کرتے ہیں۔ ایسے افراد سے بھی تمباکو کی بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جب کہ مسلمان کا عالم یہ ہونا چاہئے کہ کسی غیر کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ وہ بھی ایسی گندی اور مہلک چیز کے لئے اور ایسے افراد سے۔ پیارے جائے شرم و خیال ہے۔

ہمیں اللہ رب العزت نے مکرم بنایا ہے۔ اور عزت و کرامت کا تاج ہمارے سر پر رکھا ہے۔ اے غیور مسلمانوں! ایسے تاج کرامت کو ذلیل و خوار مت کرو۔ انسان ہو۔ انسان بن کر جینا سیکھو۔ انسان بن کر حیوانوں کی روش اختیار مت کرو کہ زوال عقل یہ حیوانوں کی صفت ہے۔

چلتے چلتے اس سلسلے میں ہم شرعی موقف بھی واضح کرتے چلیں۔ ہمارے بعض فقہاء نے اسے مکروہ کہا۔ بعض نے حرام کہا اور بعض نے اس کو مباح لکھا۔ حدیث پاک میں ہے (جیسا کہ گذرا) کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ والی اور سستی پیدا کرنے والی چیزوں سے منع فرمایا۔ اب بظاہر ان چیزوں میں کوئی نفع بھی نہیں۔ اور جدید تحقیقات نے اس کے مضر صحت و بدن ہونے پر مہر لگا دی ہے۔ لہذا تمباکو کا استعمال کرنا ناجائز ہے۔

Scanned by CamScanner

اس کے نقصانات تفصیل سے پیچھے گذر گئے۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: خشک نشہ آور چیزیں جیسے چرس، بھنگ افیون میں اختلاف ہے۔ فیصلہ یہ ہے کہ دوا میں ان چیزوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ نشہ نہ دیں۔ اگر نشہ لائیں تو حرام ہے نیز ان کا استعمال لذت کے لئے حرام ہے اگر چہ نشہ نہ دیں، کہ ہر لہو باطل ہے۔ تمباکو کے احکام اس سے بھی ہلکے ہیں کہ تمباکو پینا یا کھانا نشہ کے لئے حرام ہے، نشہ نہ دے حرام نہیں، علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے شامی جلد پنجم کتاب الاشربہ میں تمباکو کے بہت خصوصی احکام بیان فرمائے، فیصلہ یہ فرمایا کہ تمباکو حلال ہے۔ مگر اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے، لہٰذا طبعاً مکروہ ہے۔ نشہ دے تو حرام ہے۔

(ص ۱۳۱۷ ر ج ۴ اشعۃ اللمعات، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ر مطبوعہ دہلی)

علامہ نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جو چیزیں نقصاندہ ہوں ان کا کھانا جائز نہیں۔ مثلاً زہر، شیپ، مٹی، اور پتھر اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے " ولا تقتلوا انفسکم " اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔

اور ارشاد باری ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو " ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ " اور ان چیزوں کا کھانا ہلاکت ہے اس لئے ان کا حلال نہ ہونا واجب۔

(ص ر ۳۵ ر ج ر ۹، ر شرح المہذب علامہ نووی مطبوعہ بیروت، بحوالہ شرح مسلم ص ر ۲۱۹ ر ج ر ۶)

ہمارا یہ جسم اللہ تعالیٰ کی ایک امانت ہے۔ ہمیں اس میں اختیار نہیں کہ کوئی عضو ہلاک یا تلف کر دیں۔ جب کہ شراب، افیون، حشیش بھنگ، تمباکو وغیرہ یہ چیزیں بدن انسانی کو برباد کرتی ہیں۔ اور ہلاکت میں ڈالتی ہے لہذا یہ ناجائز ہیں۔ البتہ ادویہ کی صورت اس سے الگ ہیں۔ مگر وہ بقدر ضرورت ہے بعد ضرورت وہ بھی ناجائز ہے۔

عصر رواں میں ان چیزوں کے خلاف آواز تو بہت بلند ہو رہی ہے مگر سب کی سب صدائے بازگشت ثابت ہو رہی ہیں۔ اس ماحول میں ضرورت ہے ایک اچھا معاشرہ بنانے کی۔ سوسائٹی، خاندان اور گھر کا ہر فرد اپنے اندر ایک احساس ذمہ داری پیدا کرے۔ اگر یہ

Scanned by CamScanner

بڑوں میں پیدا ہوگی تو ان شاء اللہ بہت جلد قلوب نازک بھی اس کی ہلاکت خیزی سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اور آنے والا وقت ان شاء اللہ امن وسکون والا ہوگا۔

تحقیقات اس بات پر شاہد ہیں کہ بچے بڑوں کے نقش قدم پر چل کر ہی ان بری عادتوں کے گرویدہ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ایک تنہا بچہ جس کو ان چیزوں کا علم بھی نہیں ہوتا، مگر جب وہ ماں، باپ یا چچا یا گھر کے کسی فرد کو ان چیزوں کو پیتے ہوئے دیکھتا ہے تو لاشعوری طور پر چھپ کر وہ بھی اس گناہ کو کر بیٹھتا ہے اور پھر جوں جوں عمر کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے ان ہلاکت خیز اشیاء کا عادی بن جاتا ہے۔

ایک تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ ۱۲/ فیصد بچے ایسے ہیں کہ جنہوں نے دس سال کی عمر سے لے کر ۱۲/ سال کی عمر کے دوران سگریٹ نوشی شروع کردی۔ اور انہیں یہ بھی پتہ نہ چلا کہ آخر اس کے نقصانات کیا ہیں؟ یہ ناتجربہ کار بچے ذرائع ابلاغ کے جاذب نظر اشتہارات سے متاثر ہو کر سگریٹ نوشی کے عادی بن گئے۔

ایک سروے میں ۳۷۴/ مریضوں پر تحقیق کی گئی۔ ان میں اکثر وبیشتر اچھے اور اونچے گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ دولت وثروت کی ان کے یہاں ریل پیل تھی، اس وجہ سے ان میں سے ۳۰۲/ افراد سگریٹ نوشی نکلے۔

سوچو! دوسرے افراد کی سگریٹ نوشی کی وجہ سے یہ بچے متاثر ہوئے اور خواہ مخواہ اذیت ناک بیماریوں میں مبتلا ہوئے اور ناکردنی گناہ کی سزا پتا نہیں کب تک کاٹیں گے؟

آج صرف سگریٹ نوشی کا عالم یہ ہے کہ اگر ملکی پیمانے پر حساب لگایا جائے تو روزانہ کڑوروں روپئے سگریٹ نوشی کی شکل میں جلا کر راکھ کردئے جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ روپیوں کا ویسے جلنا آسان ہے، مگر ان کے بجائے انسان اپنے جسم کے اندرونی اعضاء کو جلا ڈالتا ہے۔ حالانکہ کوئی عقل مند اپنے ہوش وحواس کے ساتھ خود کمایا ہوا پیسہ نہیں جلائے گا۔ کیونکہ وہ اس کو حماقت تصور کرے گا۔ مگر یہی دانش مند دوسرے عمل کے ذریعے اپنے آپ اور اپنے پیسے کو آگ لگا رہا ہے۔ مگر کوئی شعور واحساس نہیں۔ اگر دنیا چاہے تو اب

Scanned by CamScanner

بھی بہت ترقی کر سکتی ہے۔ شراب، چرس، گانجہ، سگریٹ چھوڑ کر۔ اور اس کی پیدا شدہ بیماریوں کے علاج پر جو خرچ ہوتا ہے اس کو بچا کر۔ اور یہ سب پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ممکن ہو سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"کل کم راعی و کلکم مسئول عن رعیتہ." (الحدیث)

تم میں کا ہر فرد ذمہ دار ہے اور ہر شخص کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے معاشرے کے ہر فرد کو ان برائیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆☆☆

Scanned by CamScanner

منزل کی طرف بڑھتے قدم!

اس سے قبل اکیڈمی کا کچھ تعارف آپ نے ملاحظہ کیا، الحمدللہ! اکیڈمی کے زیر اہتمام اب تک کئی اہم کام ہو چکے ہیں۔ دعوت وتبلیغ تعلیم و تعلم کے ساتھ اصلاحی پروگرام جس کے تحت اب تک ایمان وعقیدہ کو سنوارنے والی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے علاوہ اکیڈمی کے روح رواں حضرت علامہ مفتی محمد عابد رضا مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی اب تک چار کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں اور پانچویں کتاب (رزق حلال اور سود) آپ کے ہاتھوں میں ہے (یہ کتاب مخیر قوم وملت عالی جناب عبدالمتین صاحب کدل واڑی پونہ کے تعاون سے شائع ہوئی، اللہ ان کو اور جملہ اہل خانہ کو تمام آفات زمینی وآسمانی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فیض رضا اور برکاتی کرم لے کر اکیڈمی کا اگلا قدم عظیم الشان اور تاریخی ہے، شہر عقیدت ومحبت بریلی شریف کے تاریخی قصبہ بشارت گنج میں علم وعرفان نبوی کی شمع جلانے کے لئے ایک بڑا ادارہ ''برکات عائشہ شریعہ کالج'' قائم کرنے جارہی ہے۔ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ کے بعد تعلیم کا آغاز ان شاء اللہ العزیز ہو جائے گا۔

چونکہ دور رواں بڑا پر آسوب ہے، ایمان سوز طاقتیں مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ پر شب خون مارنے کے لئے ان کی دہلیز تک پہنچ چکی ہیں ایسے میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بہت زیادہ کچھ نہ کر کے اپنے اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کا سامان مہیا کریں اور اس کام کے لئے مسلمانوں کو اپنے وقت اور سرمایہ دونوں کی قربانی دینی ہوگی۔ نسل نوجہاں ہزار برائیوں کا سامنا کر رہی ہے وہیں اس میں دینی بیداری بھی نظر آرہی ہے۔ اس کے لئے ہمیں جاگتے رہنا ہوگا، مفتی صاحب قبلہ درد کو محسوس کر کے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اے خدا ان کے عزائم کو تو کر اور بلند۔ ع

حدیث کا ارشاد ہے کہ ''آخری زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا'' اس لئے اکیڈمی اس دینی فریضہ کی ادائے گی کے لئے آپ کو تعاون کی دعوت دیتی ہے، اس علمی تحریک میں آپ حضرت مفتی صاحب کے دست وبازو بنیں تا کہ یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اور پرچم عظمت اسلام نہ جھکنے پائے۔ ع

اللہ رب العزت اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ اور جملہ اہل خیر کو دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے آمین۔ عرض گزار: محمد الیاس قادری بشارت گنج بریلی شریف

RAFIQUE-E-MILLAT ACADEMY

VILL- BUNCHI PO SHISHGARH DIST BAREILLY SHAREEF (U.P.)-243505

Mob.: 9421192786 / 9897838283, e-mail: mabidrazamisbahi@gmail.com

Scanned by CamScanner